یہ اخبار صرف دو صفحون پر شائع ہوتا ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

بدر

BADR – QADIAN

قادیان ضلع گورداسپور

عام قیمت پیشگی عہ

الیس اللہ بکاف عبدہٗ مرزا غلام احمدؐ

Reg. No. L. CCLXXVIII

مسیح وقت مہدی ہم مجدد بر سر ایں صد

ضمیمہ درس قرآن مجید

پیشگی چار روپے

جلد ۱۰

نمبر ۲۶

۲۶ - ربیع الثانی ۱۳۲۹ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۲۷ - اپریل ۱۹۱۱ء مطابق ۱۵ بساکھ سمہ ۶۹

بھائیو اگر قادیان آؤ گے تم

اڈیٹر و مینجر محمدؐ صادق عفی اللہ عنہ

نور دین مصطفےٰ پاؤ گے تم

اخبار قادیان

الحمدللہ حضرت صاحب کی قوت بدنی میں روز افزون ترقی ہو رہی ہے۔ گذشتہ ۱۲ - اپریل کے دن پالکی میں بیٹھ کر حضرت نواب صاحب کی کوٹھی پر تشریف لے گئے اور دن بھر وہان رہے درس حدیث ہوتا ہے بعض بیمار دن کو بھی دیکھتے ہیں۔

جناب ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب کی طبیعت ہنوز علیل ہے گو پہلے سے افاقہ ہے۔ اسیواسطے حضرت صاحبزادہ میان بشیرالدین محمود احمد صاحب و جناب بیوی صاحبہ و حضرت میر صاحب امرتسر تشریف لے گئے ہوئے ہیں۔ احباب دعا فرماویں۔ کہ اللہ تعالے ڈاکٹر صاحب موصوف کو جلد شفا دیوے۔

قادیان میں اب پلیگ نسبتاً کم ہے لیکن دیہات میں بہت ہے اور مطبع بدر کے ملازم دیہات سے ہی آتے ہیں یہی سبب ہے کہ یہ اخبار پورا چھپ نہیں سکا۔ کئی روز مطبع بند رہا - - - - - پھر بھی صرف ایک ہی ورق چھاپ کر شائع کیا جاتا ہے۔ تاکہ احباب کو تشویش نہ ہو۔

حضرت مولوی محمد احسن صاحب بخیر و عافیت اپنے وطن امروہہ میں ہیں ان کا تازہ نوازش نامہ جو عاجز کے نام آیا ہے اس سے یہ معلوم ہو کر بہت خوشی ہوئی۔ کہ حضرت موصوف عنقریب یہان آنے والے ہیں۔

حضرت خواجہ صاحب کوئٹہ سے کامیابی کے ساتھ واپس آئے وہان کی رپورٹ آگئی ہے۔ جو اگلے اخبار میں انشاء اللہ ہدیہ ناظرین ہو گی۔

جلسہ بنارس بنارس کا جلسہ ۲۸ و ۲۹ و ۳۰ کو قرار پایا ہے جناب خواجہ کمال الدین صاحب۔ مولوی سید سرور شاہ صاحب۔ حافظ روشن علی صاحب۔ میر قاسم علی صاحب اور یہ عاجز وہان جلسے کے واسطے مقرر ہوئے ہیں۔ پیشتر اس کے کہ یہ پرچہ اخبار یہان سے روانہ ہوگا۔ انشاء اللہ یہ عاجز اپنے معزز رفقاء کے ہمراہ بنارس پہونچ جائیگا۔ احباب سے درخواست ہے کہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس سفر کو مبارک کرے اپنی نصرت و حفاظت ہمارے شامل حال رکھے۔ ہم دہلی اِلٰہ آباد کے راستہ جائیں گے اور واپسی پر شاہجہان پور کی جماعت کی درخواست پر حضرت صاحب نے وہان ٹھہرنے

مولوی ابو سعید عربی صاحب رنگون سے اطلاع دیتے ہیں کہ یونیورسٹی فنڈ کے واسطے انھون نے ایک لاکھ پندرہ ہزار جمع کر لیا ہے۔ امید ہے کہ قوم ان کی سعی کی مشکور ہو گی

سید مختار احمدؐ شاہجہانپوری زندہ ہیں!

پرچہ اہل حدیث ابن خزرجہ اور نیز روزانہ پیسہ اخبار میں جھوٹ کی نجاست پر منہ مار کر کسی نے اپنی گندہ دہانی کا اظہار کیا ہے کہ تیرہ کس از یاسیت سید مختار احمدؐ طاعون سے فوت ہو گئے اور ان کی لاش ایک کوچہ میں پائی گئی۔

سید مختار احمدؐ صاحب خدا کے فضل سے زندہ موجود ہیں اور بریلی میں تبلیغ کر کے شاہجہان پور آئے ہیں۔ ایسی خبرون سے ہمیں تو کوئی نقصان نہیں پہنچتا۔ مگر یہ بات قابل توجہ ہے کہ بقول حضرت امیر اہل حدیث اور پیسہ جو سلسلہ احمدیہ کے سچے اور پکے دشمن ہیں ان کو سچائی نصیب نہیں اور یہ ایک صادق کے انکار کا نتیجہ ہے۔

طاعون کے اثرات۔ اول ہی اول ۱۸۹۶ء میں یہ وبا بمبئی میں نمودار ہوئی اس وقت سے مارچ ۱۹۱۰ء تک طاعون سے ہندوستان میں پانچ لاکھ آدمی فوت ہوئے ۱۹۰۱ء میں طاعون سے ۲۸۴۴۰۰ اور ۱۹۰۷ء میں ۱۳۱۶۰۰۰ جانیں ضائع ہوئیں اس سال کے حصہ میں ۲۵ لاکھ آدمی مر گئے ہیں ان میں سے ⅔ پنجاب میں اور ⅓ موتیں صوبجات

۴ مئی کا اخبار ان سب صاحبان کی خدمت میں وی پی کیا جاویگا۔ جن کی قیمت اخبار تا حال وصول نہیں ہوئی اور جن کیطرف سے وی پی کی ممانعت کا کوئی خط یکم مئی تک دفتر ہذا میں وصول نہ ہوگا۔ احباب وصول کر کے مشکور فرماویں

(بدر پریس قادیان میں میان معراج الدین عمر پروپرائٹر و پرنٹر و پبلشر کے حکم چھپ کر شائع ہوا۔)

نظم

از حضرت صاحبزادہ محمود احمد صاحب

دردسے دل میں مرے یا خار ہے / کیا ہے آخر اس کو کیا آزار ہے

اُف گناہوں کا بڑا انبار ہے / اور میری جاں نحیف و زار ہے

جلوۂ جانان و دید یار ہے / خواب میں جو ہے وہی بیدار ہے

اپنی شوکت کا وہاں اظہار ہے / اپنی کمزوری کا یاں اقرار ہے

گو مجھے مدت سے یہ اصرار ہے / منہ دکھانے سے انہیں انکار ہے

کوئی خوش ہے شاد ہے سرشار ہے / کوئی اپنی جان سے بیزار ہے

میرے دل پر رنج و غم کا بار ہے / ہاں خبر لیجے کہ حالت زار ہے

میرے دشمن کیوں ہوئے جاتے ہیں لوگ / مجھ سے پہنچا اون کو کیا آزار ہے

میری غمخواری سے ہیں سب بے خبر / جو ہے میرے درپئے آزار ہے

فکروں میں گھل گیا ہے میرا جسم / دل مرا اک کوہ آتشبار ہے

کیا ڈراتے ہیں مجھے خنجر سے وہ / جن کے سر پر کھنچ رہی تلوار ہے

میری کمزوری کو مت دیکھیں کہ میں / جس کا بندہ ہوں بڑی سرکار ہے

بادشاہوں کو غرض پردہ سے کیا / ہم نے کھینچی آپ ہی دیوار ہے

وہ تو بے پردہ ہیں پر آنکھیں ہیں بند / کام آساں ہے مگر دشوار ہے

چھوڑتے ہیں غیر سے ملکر تجھے / یا الٰہی اس میں کیا اسرار ہے

خدمت اسلام سے دل سرد ہیں / گرم کیا ہی کفر کا بازار ہے

پارہائے دل اڑے جاتے ہیں کیوں / یہ جگر کا زخم کیوں خونبار ہے

تنگ ہوں اس بے وفا دنیا سے میں / مجھ کو یارب خواہش دیدار ہے

امشاج ۲

عاجز نے گذشتہ پرچہ ۱۲- اپریل ۱۹۱۱ء میں بفضلہ تعالیٰ امشاج کی کلیہ حقیقت مفہوم ناشی عن الدلیل معترض کے اوس تواہم کو رفع کر دیا جس میں وہ بہکے کھا رہا تھا کہ حقیقت میں بعد انزال ایک ایسی حالت موجزن ہوتی ہے جیسے کہ سوڈا اور ٹاٹرک ایسڈ ملنے سے ایک اوبہان اٹھتا ہے۔ اسی طرح مرد عورت کے ملاپ سے لمینڈ کی بوتل کی مانند ایک جوش مرتفع ہوتا ہے جس کو امشاج کہتے ہیں اور یہی شکل یعنے اوبھان تخلیق آدم کی صورت ہے میرے نزدیک معترض کا یہ ایک طفلانہ خیال ہے کیوں کہ حقیقت وسبب مولود کا آج تک نہ حکمار قدیم کو معلوم ہوا اور نہ اب کوئی ڈاکٹر خواہ امریکن ہو یا یوروپین بخوبی بتا سکتا ہے۔ کس واسطے کہ اللہ تعالےٰ کا یہ بڑا لاینحل اسرار ہے کہ جس کو عقول انسانی قیاس نہیں کرسکتی۔ امشاج ہی کو دیکھو کہ حکماء و اطبا کا قول اور ہے اور اہل نجوم کا قول اور ہے۔ چنانچہ منجمین ماہرین کے نزدیک امشاج رحم میں پانچ مرتبہ ہوتا ہے۔ ارباب نجوم کا قول ہے کہ ساعت زحل میں ۳۲ یوم میں علقہ بنتا ہے پھر اوس میں ایک حرارت معتدل پیدا ہوکر دو ماہ تک اس علقہ کو قوت دیتی ہے۔ اسی نظر پر نامہ وخشور گل شاہ دساتیر میں زحل کی پرستش کا یوں حکم ہے۔ ایں گونہ ستائی کیوان را یاور تو بہ شد الخ

پھر اللہ تعالےٰ ایک اور حرارت پیدا کرتا ہے جس سے وہ علقہ مشتری میں مضغہ ہو جاتا ہے پھر اس مضغہ میں صورت پیدا ہوتی ہے اور وہ اشکال و اعصاب سے مرکب ہوتی ہے۔ بعدہٗ عروق میں نمو ہوکر اعصاب اور مفاصل اطراف جسم میں بساعت مریخ منتشر ہوتے ہیں اسی وجہ سے نامہ ہوشنگ میں مریخ کی بڑی طول وطویل پرستش لکھی ہے۔

بالجملہ حکیم مطلق ایک فرشتہ کو حکم نافذ فرماتا ہے تب وہ فرشتہ اس مضغہ میں روح پھونکتا ہے جس سے مولود میں حس وحرکت پیدا ہوتی ہے۔ مزعوم براہمیہ کا مقولہ ہے کہ یہ ترتیب شرف آفتاب میں ہوتی ہے۔ چنانچہ بانی وید کے استاد نے نامہ وخشور تھمورس میں آفتاب کو قوے خالق یا شریک خالق تسلیم کیا ہے۔ قولہٗ آفتاب یادرست اوراکہ خورشید باشد پرسودم کہ ترا ہر زید دہر پس ستائی اور ایں گونہ الخ یعنے آفتاب کو تیری اعانت کا حکم ہے تو اس کی ستائش کر۔ یہی وہ تعلیم ہے جس نے آفتاب کو سورج نرائن کا خطاب دیا پس ہم بفضلہ تعالےٰ امشاج کی تاویلات وتخیلات حکمار یونان ومنجمین کے بیان سے فارغ ہوئے ہیں اب بھی اگر خواہی نخواہی یہی کہا جائے کہ تفسیر ثنائی خلاف کرتی ہے۔ تعریف امشاج میں تو کہتا ہوں میں کہ صاحب تفسیر ثنائی مفسر نہیں کتب فروش ہیں ان کے قول کو مسلم نہ رکھنے سے ہمارے ایمان میں خلل نہ آئیگا۔ تفسیر ثنائی کے قول کو کیا ہم بھی آپ کیطرح مصحف مجید کی مانند سر پر رکھ لیں۔ لو فرضاً اگر تفسیر ثنائی کی تعریف امشاج کو تسلیم کر لیا جاوے تو پھر اس کا جواب کہاں سے آئے۔ کہ ارسطو اوس کے اصحاب عورت میں نطفہ ہونے کے قابل ہی نہیں کیوں کہ وہ کہتا ہے کہ نطفہ ایک جسم رطب سیال ہے کہ جو اختلاط بدن سے اس کی طرف مستحیل ہوتا ہے ایسا استحالہ کہ جو صلاحیت اس کی رکھے کہ اس سے دوسرا شخص پیدا ہو اور باہر آتا ہو۔ اوچکتا ہوا پس صاف ظاہر ہے کہ عورت کے یہ سامان نہیں۔ اور جب یہ نہیں تو بقرینہ تعریف مذکور عورت نطفہ کی مستحق نہیں اور جب وہ مستحق نطفہ کی نہیں تو پھر امشاج یعنے کمپونڈ نہ ہوگا۔ اور جب امشاج نہ ہوگا تو لازم آئیگا کہ تخلیق انسان قطع ہو اور یہ محال ہے پس بعض حکماء نے کہا ہے۔ باقی آئندہ

نوٹ۔ ناظرین بتدریج اگر اس صورت میں بیان کو طول ہو تو وہ دستگیر ہوں انشاء اللہ مسیح کا بغیر باپ کے پیدا ہونا مثل روز روشن کے سب پر ظاہر ہو جاویگا۔

خاکسار۔ مرزا حسام الدین احمدؐ احمدی ناظر انجمن احمدیہ لکھنؤ متوطن آگرہ ۱۲۹۰ھ

وصیت ہمارے مکرم دوست ملک محمد بخش صاحب نے آسٹریلیا سے اپنی وصیت لکھ کر بھیجی ہے کہ ان کی تمام جائداد کا جو وہاں اور اس ملک میں ہے چہارم حصہ برائے اشاعت اسلام سپرد صدر انجمن احمدیہ کیا جاوے اللہ تعالےٰ برادر مرحوم کو جزائے خیر دیوے اور یہ وصیت ان کے واسطے موجب خیر وبرکات کرے۔ آمین۔

درخواست جنازہ ہمارے مکرم دوست محمد ابراہیم خان بن حاجی موسیٰ خان صاحب کی اہلیہ خیرپور میرس میں فوت ہوگئی ہیں۔ احباب سے درخواست ہے کہ اپنی اپنی جگہ جنازہ غائب پڑھ کر ثواب حاصل کریں۔ مرحومہ ایک احمدی خاتون تھیں اللہ تعالیٰ مغفرت کرے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطاء فرماوے۔

ضرورت۔ فیروز پور میں ایک خادم مسجد احمدیہ کی ضرورت ہے جس کے لئے خوراک کے علاوہ کچھ نقدی کا بھی انتظام کیا جاویگا اگر کوئی صاحب جانا چاہیں تو اس پتہ پر خط وکتابت کریں سیکرٹری انجمن احمدیہ فیروز پور

لنگرخانہ قادیان میں ضرورت۔ لنگر کے لئے ایک باورچی کی ضرورت ہے جو کہ ہر قسم کا عمدہ

مسلمان وہی ہے جو سب ماموروں کو مانے

دیباچہ

(۱)

چند دنوں سے وطن اور المنیر میں حضرت اقدس مسیح موعودؑ اور حضرت خلیفۃ المسیح پر اعتراض کیا گیا ہے کہ آپ نے احمدیوں اور غیر احمدیوں میں ایک ذرا سے فرق پر اختلاف ڈلوا دیا اور لکھ دیا کہ ہم میں اصولی فرق ہے اسی طرح پیسہ اخبار میں کسی شوخ چشم نے ایک مضمون دیا کہ امید ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح اس فیصلہ کو واپس لیکر حضرت مرزا صاحب کے الہامات کو باطل کر دینگے اور ان پر سے کفر کا فتوے واپس لے لیں گے لیکن تعجب ہے کہ ان لوگوں نے یہ نہ دیکھا کہ ہم لوگ جب حضرت مسیح موعودؑ کو نبی اللہ مانتے ہیں تو کیوں کر آپ کے فتوی کو رد کر سکتے ہیں اور حضرت خلیفۃ المسیح تو آپ کے خلیفہ اور آپ کے کاموں کو پورا کرنے والے ہیں آپ کیونکر آپ کے الہاموں کو رد کر سکتے ہیں۔ اصل میں یہ لوگ ماموریں اور انبیاء کی مخالفت کی حقیقت کو سمجھتے ہی نہیں تبھی تو کہتے ہیں کہ حضرت کے مخالف کیونکر کافر ہوئے یا کم سے کم نیک نیتی سے نہ ماننے والے کیوں کر کافر ہوئے حالانکہ رسول اللہ کو نہ ماننے والے کیا سب کے سب بد نیت ہیں اور کیا سب پر حجت قائم ہو چکی ہے سوئٹزرلینڈ کے پہاڑوں میں کون تبلیغ کرنے گیا تھا لیکن باوجود اس کے اسلام کی رو سے وہ کافر ہیں باقی یہ رہا کہ انکو سزا ملیگی یا نہیں یہ خدا تعالے جانتا ہے شریعت کا فتوے تو ظاہر پر ہے اس لئے ہم انکو کافر کہیں گے پس جب تبت اور سوئٹزرلینڈ کے باشندے رسول اللہ کے نہ ماننے پر کافر ہیں تو ہندوستان کے باشندے مسیح موعود کو نہ ماننے سے کیونکر مومن ٹھیر سکتے ہیں۔ غرض کہ یہ خیال بالکل بیہودہ اور عقل سے بعید تھا اس لئے اس کی تردید کرنی لازمی آئی تا کہ احمدی بھائی دھوکہ نہ کھاویں لیکن چونکہ حضرت خلیفۃ المسیح کا فتوے بھی ضروری تھا اس لئے یہ مضمون بہ تمام و کمال دکھایا گیا اور آپ نے تحریر فرمایا کہ مجھے اس مضمون سے مخالفت نہیں اور ہرگز مخالفت نہیں اور تحریر فرمایا ہے کہ اسے چھاپ دو اب اسے عام مخلوق کی ہدایت کے لئے شائع کرتا ہوں احمدی بھائیوں کو چاہیئے۔ کہ اس کی خوب اشاعت کریں اور یہ مضمون دوسرے دوستوں کو جا کر سنائیں کیونکہ غیر احمدی اسوقت پورے زور سے ہم کو اپنے اندر ملانا چاہتے ہیں کیونکہ جب حضرت کی مخالفت کے باوجود انسان مسلمان کا مسلمان ہی رہتا ہے تو پھر آپ کی بعثت کا فائدہ ہی کیا ہوا۔

والسّلام ۔ خاکسار مرزا محمود احمدؐ ولد حضرت مسیح موعودؑ

نعوذ باللہ من شرور انفسنا ومن سیئات اعمالنا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علے رسولہ الکریم

آیات صراط الذین انعمت علیھم اور تشابھت قلوبھم سے ظاہر ہوتا ہے کہ انبیاء کی جماعتوں اور اُن کے مخالفین کی ایک ہی طریق ہوتا ہے نبیوں کی مشابہت نبیوں سے اُن کی جماعتوں کی مشابہت اپنے سے پہلی جماعتوں سے اور ان کے مکفرین کی مشابہت ان سے پہلے کے مکفرین سے ہوتی ہے۔ جس طرح نبی اور ان کی جماعتیں ایک ہی راستہ پر قدم مارتے چلے جاتے ہیں اسی طرح ان کے مخالفوں کے پیرو بھی اپنے پیش رووں کی سنت پر عامل ہوتے ہیں خصوصاً جن انبیاء کی آپس میں مشابہت اور مماثلث ہو تو ان کے حالات تو آپس میں بہت ہی کچھ ملتے جلتے ہیں۔ اُن پر اور ان کی جماعتوں پر ایک ہی سے ابتلاء آتے ہیں ایک ہی سے شیطانی حملہ ان پر ہوتے ہیں اور ایک ہی راہوں سے ان کو پھسلانے کی کوششیں کی جاتی ہیں۔ ہمارے حضرت کو چونکہ حضرت مسیح سے مشابہت تھی اور آپ ان کے مثیل تھے آپ کے واقعات بھی اُن سے بہت کچھ ملتے جلتے ہیں جیسے وہاں ایک امن و امان کی سلطنت تھی۔ یہاں اس سے بڑھ کر امن و امان کی حکومت ہے جیسے وہاں ایک غیر ملک کے باشندوں کی حکومت تھی یہاں بھی غیر ملک کے باشندوں کی حکومت ہے جیسے وہاں تقریر و تحریر سے تبلیغ کی جاتی تھی ویسے ہی یہاں بھی کی جاتی ہے جس طرح ان پر خون کا مقدمہ کیا گیا اور آخر میں آپکی نجات ہو گئی اسی طرح یہاں بھی ایک خون کا مقدمہ ہوا جس میں آخر میں آپ کی نجات ہوئی جس طرح وہاں کفر کے فتوے ملے یہاں بھی ملے جس طرح آپکے مخالف مولوی آپکے پیچھے پھرتے اسی طرح اب بھی پھرتے رہے پس ضرور تھا کہ جس طرح آپکی وفات کے بعد آپکی جماعت پر ابتلاء آئے اسی طرح کا حضرت صاحب کی وفات کے بعد بھی جماعت پر اسی طرح ابتلاء آئے۔ چنانچہ ایک مدت سے بلکہ شاید میں غلطی پر نہ ہونگا اگر کہوں کہ حضرت مرزا صاحب کی زندگی کے زمانہ سے مجھ یہ خیال تھا اور خوف تھا اور میں دیکھتا ہوں کہ ایک مدت سے آثار ظاہر ہو رہے ہیں۔ لیکن چونکہ حضرت مسیح موعود صرف مثیل مسیح ہی نہ تھے بلکہ مہدی مسعود بھی تھے اس لئے امید بلکہ یقین ہے کہ انشاء اللہ اللہ تعالے کے فضل سے ہماری جماعت ان ابتلاؤں کے زمانہ سے صاف اور بے عیب نکل جاویگی چنانچہ اگر میں بھولتا نہیں تو میں نے خود حضرت خلیفۃ المسیح سے سنا ہے کہ ایک دفعہ آپ نے حضرت صاحب سے پوچھا کہ آپ مثیل مسیح ہیں اس لئے ان واقعات سے خوف آتا ہے۔ جو مسیح کی جماعت سے پیش آئے۔ فرمایا کہ ہاں خوف تو ہے لیکن چونکہ میں مہدی بھی ہوں اس لئے اللہ تعالے انجام نیک کریگا۔ پس گو خوف ہے لیکن نیک انجام کی بھی بڑی بڑی اُمیدیں لگی ہوئی ہیں۔

اب میں اصل مضمون کیطرف آتا ہوں اور بیان کرتا ہوں کہ وہ ابتلاء کیا تھا۔ جو حضرت مسیح کے بعد آپ کی جماعت کو آیا۔ انجیل سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت مسیح کی وفات کے بعد آپ کی جماعت کو غیر قوموں نے اپنی طرف کھینچنا شروع کیا اور حالات ہی کچھ ایسے پیدا ہوتے گئے۔ کہ جن کا نتیجہ یہ ہوا کہ مسیحی لوگ انہیں مل گئے اور جس طرح سیر بھر نجاست میں پڑ کر تولہ بھر پانی بھی ناپاک ہو جاتا ہے ان مٹھی بھر آدمیوں پر وہ کثرت غالب آئی اور یونانی اور رومی مشرکانہ خیالات اور مداہنت ان میں پیدا ہو گئی۔ بعض حواری جو الگ رہے ان کا بقیہ خاتم النبیین رسول رب العالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم الی یوم الدین کے وقت تک چلا لیکن چونکہ اصل توحید آگئی اس لئے انکو اللہ تعالے نے اس دنیا سے اٹھا لیا اور وہ اپنا کام کر کے خاموشی کے ساتھ اس دنیا سے گذر گئے۔ چنانچہ سلمان فارسی بھی انہیں لوگوں کے بتلائے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آتے تھے۔

ہمارے حضرت کی زندگی کے آخری ایام میں اور بعد وفات کے بھی اس قسم کی تحریکات مخالفین سلسلہ کی طرف سے ہوئی ہیں اور ہو رہی ہیں ایک وہ وقت تھا کہ ہمارے برخلاف چاروں طرف سے کفر کے فتوے شائع ہوتے تھے ہمارے سلسلہ کے کمزور اور ضعیف انسانوں کو بے طرح کچلا جاتا تھا وہ ماریں کھاتے تھے گالیاں سنتے تھے۔ عدالتوں میں گھسیٹے جاتے تھے۔ مگر یہ سب کچھ کس لئے ہوتا۔ صرف اس لئے کہ ہمارا ایمان ہے۔ کہ اللہ تعالے بڑا قادر ہے اور رسول اللہ کی پیشگوئی کے مطابق اس نے اس اُمت میں سے ایک مامور بھیجا ہے۔ جو دنیا کو گمراہی سے بچائے اور اس کا نام اس نے مسیح موعود اور مہدی مسعود رکھا ہے۔ گویا ہم پر فرد جرم اس لئے لگائی گئی۔ کہ ہم نے خدا کے حکم کو کیوں مانا اور کیوں نہ اسے کہہ دیا کہ ہم کہانتک تیرے احکام کو مانتے چلے جاویں۔ آج تک بہت سے انبیاء کو تو مان لیا اب بس کرو اور ہم کو اس اطاعت سے معاف کرو۔ ہاں

ہم اس لئے واجب القتل قرار دئے گئے کہ ہم حقیقی بادشاہ کو فرمانبردار ہوئے اور ان باغیون کے ساتھ نہین ملے جنہون نے اس کے مامور کا انکار کیا اور اگر یہ واقعی ایسا جرم تھا کہ جس کی سزا ہم کو یہ ملنی چاہیئے تہی تو خدا کی قسم ہم اس جرم کے مرتکب ضرور ہوئے ہین اور جس طرح ہمارے حضرت نے رسول اللہ کی نسبت فرمایا ہے۔

بعد از خدا بعشق محمدؐ مخمرم
گر کفر این بوَد بخدا سخت کافرم

ہم بھی کہتے ہین کہ اگر خدا کے مامورون اور رسولون کا انکار اور انکی اطاعت کفر ہے تو خدا کی قسم ہم اس قسم کے کافر ضرور ہین اور اگر اسی کا نام کفر رکھا جاتا ہے تو اس کفر کو ہم ذریعہ نجات یقین کرتے ہین۔

اس کے بعد وہ زمانہ آیا کہ خدا تعالیٰ نے ہم کو فتوحات دین اور ہماری جماعت کو روز بروز ترقی ہونی شروع ہوئی اور جون جون مخالفین سلسلہ نے شور مچایا یہ سلسلہ اور بھی بڑہا اور بیسیون ہین جو مخالفین ہی کی کتب کو پڑھ کر اس سلسلہ مین داخل ہوئے اور جسقدر عذاب ہم کو دئے گئے ان سے بجائے ہماری ذلت و کمزوری کے ترقی اور عزت ہی ہوتی گئی۔ جس قدر ہمارے مخالفین نے ہمین چاہِ گمنامی مین پھینکنا چاہا خدا نے اسی قدر ہم کو شہرت کے ٹیلہ پر بلند کھڑا کیا اور ہماری جماعت کا رُعب مخالفین کے دلون مین بیٹھ گیا اور خدا کی وی ہوئی نصرت و فتح کو انہون نے مشاہدہ کیا اور انھون نے اپنی آنکھون سے دیکھ لیا کہ اسلام کے دشمنون کی فوجین ہمارے آگے سے فرار ہوگئین اور انھون نے سُن لیا کہ دجّال اس مسیح کے مقابل مین ٹھہر نہین سکتا اور ملائکہ کی ہیبتناک آوازین اُن کے کانون مین پہونچین تب ان کو یقین ہوگیا کہ اب یہ سلسلہ بڑہے گا اور ہر ایک سرسبز وادی اور ویران جنگل اور اونچے پہاڑ اور وسیع سمندر پر ان کی آواز بلند ہوگی اور اسلام کا نشان جس مین مشرکانہ خیالات کی وجہ سے بے رونقی اور زنگ پیدا ہو گیا تھا یعنے کلمۂ شہادت وہ پھر اپنی اصلی رونق سے دنیا پر ظاہر ہوگا اور وہ دن دُور نہین کہ اللہ تعالیٰ کے فرمودہ کے مطابق دنیا دیکھ لے گی کہ ”دنیا مین ایک نذیر آیا پر دنیا نے اُسے قبول نہ کیا لیکن خدا اُسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملون سے اُس کی سچائی کو دنیا پر ظاہر کر دیگا“ جب حق کھل گیا اور بات ظاہر ہوگئی۔ تو شیطان نے وہی حربہ کرنا چاہا جس سے کہ حضرت مسیح کی جماعت کو دق کیا تھا اور ان کی بڑھتی ہوئی طاقت کو توڑ دیا تھا۔ یعنے اُس نے مولوین اور گدی نشینون سے کام بگڑتا ہُوا دیکھ کر امراء اور تعلیم یافتہ گروہ کو چنا اور چونکہ یہ لوگ یا تو لامذہب ہوتے ہین یا دین کی حقیقت سے غالباً ناواقف اور عملی حصہ مین تو فیصدی بہت ہی کم نکلین گے جو با جماعت نماز بلکہ صلوٰۃ و صوم و زکوٰۃ کے پابند ہون اس لئے ان کے ہاتھون مین وہی حربہ دیا۔ جو حواریون کے مقابلہ مین غیر قومون کو دیا تھا یعنے وہ صلح کے لئے بڑہے اور انہون نے اپنے چہرہ ایسے بنا لئے۔ گویا اسلام کے غم نے ان کی کمر توڑ دی ہے اور مختلف فرقون کا تفرقہ دیکھ کر اون کے اُوپر کھانا اور پینا تک حرام ہوگیا ہے اور اسلام کی کمزوری کو دیکھتے ہوئے ان کے دل پراگندہ اور آنکھیں پُر غم ہین اور یہ ایسا بوجھ ہے کہ جس سے ان کی پشت خم ہورہی ہے اور مسلمانون کی تباہی کو دیکھ کر وہ بے موت مر رہے ہین اور ایسی حالت بنا کر وہ ہمارے پاس آئے اور اپنی خطاؤن کا اقرار کیا اور کہا کہ ہماری غلطی تہی۔ کہ ہم آپ لوگون سے الگ ہوئے۔ اور بزرگون کا کام ہمیشہ خطاؤن سے چشم پوشی کرنا ہوتا ہے۔ پس آپ ہماری غفلت سے نظر اندازی کرین اور ہم کو اپنا خیرخواہ تصور کرین اور آج سے ہم مین اور آپ مین یگانگت ہو جاوے اور ہم ایک ہو کر اسلام کو دشمنون سے بچائین اور اس کے بعد ایک عاشق مفتون کی طرح انہون نے ہم سے گلہ شروع کیا اور کہا کہ جب ہم مین اور آپ مین کوئی اُصولی فرق نہین اور ہمارا ایک ہی خدا اور ایک ہی رسُول ہے تو آپ ہم سے الگ کیون ہوئے اور ہمارے پیچھے نمازین پڑہنی کیون چھوڑ دین اور کیا ضرور تھا کہ اگر ہمارے جہال سے کوئی خطا ہوئی تھی تو آپ اس کا نوٹس لیتے اور اس پر بگڑ بیٹھتے آپ کو تو بڑے رحم اور وسعت نظر سے کام لینا چاہیئے اور صرف اس بات پر کہ ہم مرزا صاحب کو مامور من اللہ نہین مانتے۔ ہم کو کافر قرار دینا آپکی شان سے بہت بعید تھا اور ہم تو مرزا صاحب کو ایک بڑا راستباز انسان اور اسلام کا سچّا خادم تصوّر کرتے ہین۔ اور صرف اس قدر آپسے اختلاف ہے کہ ہم آپ کے بعض ان دعاوی کو نہین مانتے کہ جن مین وہ اپنے آپکو خدا کیطرف سے رسُول اور مسیح موعود اور مہدی مسعود ہونے کا ذکر کرتے ہین اور مختلف موقعون پر مختلف لوگون کے سامنے ان باتون پر اتنا زور دیا کہ قریب تہا کہ بہت سے لوگون کی آنکھون مین آنسو بھر آتے اور وہ مدت کے بچھڑے ہُوون کی طرح ان سے لپٹ جاتے اور آپس کے اختلافات گلے لگ کر مٹائے جاتے لیکن اللہ تعالیٰ کا فضل شامل حال ہُوا اور حضرت صاحب کا مہدویّت کا رنگ غالب رہا اور عین مصیبت مین پڑجانے کے وقت اللہ تعالیٰ نے ہماری حفاظت کی اور کئی لوگون کو یہ بات سمجھ مین آگئی کہ اگر ایک مامور کے بھیجنے کے بعد یہی نتیجہ نکلتا ہے اور انجام ایسا ہی ہوتا ہے اور باوجود اس کے انکار کے پھر بھی انسان خدا تعالیٰ کا پیارا ہی رہتا ہے۔ تو ہم کو اس قدر مشکلات مین پڑنے کی کیا ضرورت تہی اور کیون خدا نے ایک مامور کو بھیج کر خواہ مخواہ ہم کو مصیبتون مین ڈالا اور اپنون اور بیگانون کی نظر مین حقیر کیا اور کافر ٹھہرایا۔ اور انہون نے خیال کیا۔ کہ اگر مامور کا انکار ایسا ہی چھوٹا سا انکار تھا اور خفیف بات تہی تو خدا نے یہ کیون کہا کہ مین اس کے انکار کے بدلہ مین دنیا کو ہلاک و برباد کر دونگا۔ اور طرح طرح کے عذاب اس نے دنیا مین بھیجے اور لاکھون انسانون کو دیکھتے دیکھتے ہلاک کر دیا اور کیون اتنی مدت تک ملک کے علماء و فضلاء کو اس کی مخالفت کی وجہ سے ذلت کی مار ماری اور کیا وجہ ہوئی کہ آج سے ہزارون سال پہلے نبیون کی زبان پر اس کی خبر دی۔ اور انجیل مین اس کا ذکر کیا اور قرآن شریف مین اس کی بعثت کی نسبت پیشگوئی کی اور اگر یہ ایک معمولی بات تھی اور ایک فروعی سا فرق تھا تو کیون اس نے خود اس کو الہام کے ذریعہ سے کہا کہ جاعل الذین اتبعوك فوق الذین کفروا الی یوم القیامة۔ یعنے وہ مسلمان جو تیرا انکار کرتے ہین اور تیرے منکر ہین اون کو رفتہ رفتہ کمزور کر دونگا۔ اور تجھے وہ عظمت دونگا۔ کہ تیرے پیرو ہمیشہ ان سے معزز رہین گے اور ان باتون کے سوچنے کے بعد ان کے دل بشاش ہوگئے۔ اور انہون نے جان لیا کہ ہمین گڑہے مین گرتے ہوئے خدا تعالیٰ نے ہماری رہبری کی۔ لیکن یہ شور بڑھتا گیا اور اب مین دیکھتا ہون کہ ہمارے مخالف کھُلے طور پر اخبارون مین اس بات پر زور دیتے رہے کہ اس جدائی کو جانے دو اور ہم سے آملو گو مرزا صاحب سے دعاوی مین غلطی ہوئی اور ایسے موقع پر مین نے ضروری جانا کہ ایسے لوگون کی دہوکہ دہی کو ظاہر کرون اور اس خطرہ سے جو اس تعلق کے نیچے مخفی ہے دوستون کو آگاہ کرون اور اس معاملہ مین حضرت صاحب کی جو رائے ہے اس سے بھی ان کو مطلع کرون تاکہ وہ اپنے قدمون پر مضبوط ہو کر جم جائین اور مین سچ سچ کہتا ہون کہ مین یہ سب کچھ سچے دل سے اور نیک نیتی سے کہتا ہون۔ اور میرے دل مین اس بات کے لکھنے پر کوئی نفاق کا شعبہ نہین اگر مین نفاق کو پسند کرتا تو سب سے پہلے غیر احمدیون کی عظیم الشان جماعت مین ملنے کی کوشش کرتا اور یہ تو ظاہر ہے کہ اس طرح حضرت صاحب کو جو گالیان دی جاتی ہین۔ وہ کم ہو جائین اور نہین چاہتا کہ اس کے باپ کو گالیان نہ دی جائین اور اس کے والد کی نسبت فحش الفاظ استعمال نہ کئے جاوین۔ پس اگر آپ لوگ ان کو پیر سمجھ کر دشمنون کے حملے سے بچانا چاہتے ہین تو میرے ان سے دو رشتے ہین وہ میرے والد بھی ہین اور آقا اور پیر بھی۔ لیکن مین نفاق پر موت کو ترجیح دیتا ہون اور اس وقت سے پناہ مانگتا ہون جب مین وہ بات کہون جو میرے دل مین نہین اور مین اللہ تعالیٰ کی اس معاملہ مین نصرت چاہتا ہون اور مین اس سے مدد مانگتا ہون کہ وہ مجھے گناہون مین پڑنے سے بچائے۔ مین جانتا ہون کہ کوئی مجھ کو گناہون کی بھٹی سے نہین بچا سکتا مگر اللہ تعالیٰ۔ اور مین خوب سمجھتا ہون

کرکے ہی مجھے غفلتون کے میدان مین بھٹکنے سے نہین بچا سکتا مگر اللہ تعالیٰ - اور مجھے کامل یقین ہے کہ من یھدہ اللّٰہ فلا مضل لہ ومن یضللہ فلا ھادی لہ - پس اسی سے ہر قسم کی شرارت نفس اور خبث باطن سے پناہ مانگتے ہوئے مین نے اس کام کو کیا ہے اور مین اس سے امید رکھتا ہون کہ وہ مجھے ضرور بچائیگا اور ہر قسم کے ابتلاؤن سے محفوظ رکھیگا۔

غرضیکہ اے عزیز و! ہمارا ایمان ہے کہ حضرت صاحب خدا کے مُرسل تھے اور مامور من اللہ تھے اور ہمارا یقین ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے انبیا ہمیشہ بھیجتا رہتا ہے اور نہ معلوم اور کتنے انبیا آگے بھیجیگا لیکن ساتھ ہی یہ بھی ہمارا ایمان ہے کہ حضرت نبی کریم محمدؐ رؤف رحیم رسول اللہ خاتم النبیینؐ کے بعد کوئی تشریعی نبی نہین آئیگا اور آپ ہر قسم کی نبوتون کے خاتم ہین اور آیندہ جس کو اللہ تعالیٰ تک رُسوخ ہوگا وہ آپ ہی کی اطاعت کے دروازہ سے گزر کر ہوگا جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف مین فرمایا۔ کہ قل ان کنتم تحبّون اللّٰہ فاتّبعونی یحببکم اللّٰہ - اور اسی مین آپ کی عزت ہے - کیون کہ کیا وہ شخص معزز کہلا سکتا ہے - جس کے ماتحت کوئی بھی افسر نہ ہو بلکہ معزز وہی ہوتا ہے جس کے ماتحت بہت سے افسر ہون دنیا مین بھی دیکھ لو کہ تم بادشاہ کے لقب کو زیادہ مُعزّز جانتے ہو یا شہنشاہ کے لقب کو پس جیسے شہنشاہ کا لفظ اس لئے کہ اس مین بادشاہون پر حکومت کا مفہوم پایا جاتا ہے - بادشاہ پر معزز ہے - اور نے انہین اسی طرح ایسی نبوّت جس کے ماتحت اور نبوّتین بھی ہون اس نبوت سے اعلےٰ اور افضل ہے جس کے ماتحت اور نبوّت کوئی نہ ہو - کیا وہ شخص زیادہ مُعزّز ہوگا جو دربار شاہی تک انسان کو پہنچاوے یا جو دروازہ پر ہی لے جاکر چھوڑ دے - پس ہمارا یقین ہے کہ محمدؐ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی اُمّت مین سے لوگون کو اُٹھا کر اعلیٰ مقامات پر پہونچا دیتے ہین اور آپؐ کے ماتحت ہزارون نبی ہونگے جو آپؐ کے ایک ایک لفظ کو قابل اطاعت جانین گے - اور آپ کی محبت اور فرمانبرداری کو ذریعہ نجات یقین کرین گے کیا یہ زیادہ معزز درجہ ہے یا وہ جو ہمارے مخالف پیش کرتے ہین - پس ہم اسی اصل کی ماتحت حضرت مسیح موعودؑ کو بموجب احادیث صحیحہ نبی اللہ مامور مانتے ہین اور اس اعتقاد سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان مین فرق نہین آتا بلکہ اور بھی اعلےٰ ثابت ہوتی ہے اور ہمارا ایمان ہے کہ جیسے انبیاء کے منکرین اللہ تعالیٰ کی درگاہ سے بعید کئے جاتے تھے آپکے منکرین کا بھی یہی حال ہے اور اس کا نمونہ ہم نے اپنی آنکھون سے دیکھا ہے پس کیسے تعجب کی بات ہوگی - اگر ہم باوجود اپنی آنکھون سے مشاہدہ کرنے کے پھر اس بات سے انکار کرین کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے مخالفین کو سخت ذلّت دی ہے اور دنیا دی عزت کو دیکھ کر ہماری آنکھین چندھیا جاوین ہمین وہ دقتین اور مشکلات پیش نہین آئے جو صحابہ کو پیش آئے تھے پھر ہماری بُزدلی کیا ایمان کی کمزوری پر دال نہ ہوگی - ہم کب یہ کہتے ہین کہ ہمارے مخالف کافر باللہ ہین لیکن اس مین کیا شک ہے کہ وہ کافر بالمامور ہین - کافر کے معنے منکر کے ہین یہ کیسا جھوٹ ہے کہ اگر ہم باوجود ان کے انکار کے پھر ان کو مومن کا مومن ہی سمجھین مومن تو وہ تب ہو سکتے ہین کہ جب اپنے عقائد باطلہ سے رجوع کرین اور حضرت مسیح موعودؑ کے خلیفہ کے ہاتھ پر بیعت کرین - جو حقیقت مین منکر ہے اُسے ہم کیون کر مُومن کہہ سکتے ہین - پس جو لوگ کہ باوجود ہزارون نشانون کے دیکھنے کے انکار کرتے ہین ان کے کافر بالمامور ہونے مین کوئی شک نہین اور وہ خدا تعالیٰ کے احکام کے توڑنے والے ہین اور اس سے کیا انکار ہو سکتا ہے کہ ان کے دل مین اللہ تعالےٰ کے احکام کی ایک ذرہ بھر بھی عزت نہین کیونکہ اگر وہ خوف خدا رکھتے اور ان کے دل مین نور ایمان ہوتا تو وہ ایک مامور کی بے قدری اس قدر کیون کرتے تعجب ہے کہ یہ لوگ اُس موعود ذہنی کو تو اس قدر درجہ دیتے ہین کہ اس کے منکر کافر ہون گے اور جو اسکی مخالفت کریگا - وہ دجّال ہوگا اور ہلاک کیا جائیگا - پھر جب حضرت مسیح موعود اس بات کے مدعی ہین کہ مین وہی ہون - تو پھر آپ کی مخالفت کے باوجود ہم سے کسی اور فتوے کے کیون امیدوار ہین - جو کچھ اس آنے والے موعود کے مخالفین کی نسبت ان کا خیال ہے - ہم تو اس سے ان لوگون کو کم ہی جانتے ہین۔

حضرت صاحب کے زمانہ مین بھی بار بار اس مسئلہ کو اُٹھایا گیا؟ اور ہمیشہ آپنے اس کو خوب واضح کر کے بیان کیا ہے اور ایسا کھول دیا ہے کہ اس کا انکار سوائے اس کے کہ کوئی ان فتوؤن کو نظر انداز کر دے اور کسی طرح سے نہین ہو سکتا پھر ہمارے مخالف کیون بار بار ہم سے ملنے کی کوشش کرتے ہین وہ زمانہ یاد کرین - جب کہ کفر کی بوچھاڑ ہم پر پڑتی تھی اور ملامت کے تیرون سے ہمارا بدن زخمی کیا جاتا تھا اور تمام لوگون کی آنکھین اس طرف لگی ہوئی تھین کہ کب یہ سلسلہ تباہ ہوتا ہے اور ایسے وقت مین بھی خدا نے ہماری تائید کی اور ہر ایک دُکھ اور درد سے ہم کو بچایا اور ہر ایک شر سے محفوظ رکھا تو ہم کیسے ناشکر گذار ہونگے کہ جب خدا نے ہم کو ہر مُصیبت سے بچا کر امن کی زندگی عطا فرمائی - تو ہم اس وقت لاتر کنوا الی الّذین ظلموا فتمسکم النّار کی نہی کو نعوذ باللہ پس پشت ڈالدین۔

ہان سوچو تو سہی کہ جس کے باپ کو کوئی جھوٹا سمجھتا اور مفتری خیال کرتا ہے تو وہ اس سے تعلق توڑ دیتا ہے اور اس سے دوستی اور محبت پیدا نہین کر سکتا - پس ہم کس طرح ان لوگون سے جو ہمارے والد سے زیادہ معزز اور محبوب انسان کی ہتک کرین اور اسے جھوٹا خیال کرین صلح کر سکتے ہین اگر ہم ایسا کرین تو ہم سے زیادہ بے شرم کون ہو سکتا ہے۔ اسلام نے دنیا کے معاملات مین تعصّب اور مخالفت کو ناجائز قرار دیا ہے پس ہم جہان تک دنیا کا تعلق ہے ان لوگون سے نرمی کا برتاؤ کر سکتے ہین لیکن دین کے معاملہ مین یہ اور راہ پر قدم زن ہین - اور ہم اور راہ پر - اور یہ ایسا ہی معاملہ ہے جیسا کوئی شخص مسلمان ہو کر اپنے والدین سے ہر قسم کا نیک سلوک کرتا ہے اور شرعاً اس کی ممانعت نہین بلکہ حکم ہے لیکن ان کے پیچھے نمازین پڑھنے مین ہمکو تامل ہے اور اس کے ذمہ وار خود یہی لوگ ہین - کفر کی ابتدا انہون نے کی نہ ہم نے - اوّل اوّل تو خدا نے رحم کیا اور کوئی حکم نہ دیا لیکن جب مخالفت حد سے بڑھ گئی تو خدا نے چاہا کہ ان کو اُس فیض سے محروم کر دے جو ان کو اس مامور من اللہ سے برائے نام تعلّق تھا اور اس نے فیصلہ کر دیا کہ ان لوگون سے تمہارا کوئی تعلّق نہین تو اب کس طرح ممکن ہے کہ ہم خدا تعالیٰ کے فیصلہ کو توڑ کر ان سے مل جائین۔

اور ہمارے مخالف اپنے دل مین اتنا تو سوچین کہ جب وہ حضرت مسیح موعودؑ کو راستباز مانتے ہین تو کیونکر کہہ سکتے ہین۔ کہ اللہ تعالےٰ پر وہ جھوٹ بولتے رہے ہین اور جو لوگ یہ کہتے ہین۔ کہ اس معاملہ مین ہم انکو جھوٹا نہین بلکہ غلطی خوردہ جانتے ہین وہ الہام کی حقیقت سے بالکل ناواقف ہین اور درحقیقت اس سے منکر ہین - کیونکہ یہ کس طرح ممکن ہے کہ ایک شخص روز اس بات کا مدعی ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ سے کلام کیا اور کہا کہ تو مامور ہے اور مُرسل ہو اور پھر بھی وہ غلطی پر ہے یہ تو ایسا ہی ہوگا - جیسے زید روز ہم کو کہے کہ مین آج عمر سے ملا ہون اور ہم باوجود یہ کلام اس سے روزمرہ سُننے کے - پھر یہ کہین کہ اس کو غلطی لگی ہوئی ہے ایسے شخص کی نسبت کوئی عقلمند غلطی کا فتوے نہین دیتا بلکہ یا تو اُسے جھوٹا سمجھا جاتا ہے یا سچا پھر کس طرح ممکن ہے کہ تیس سال تک حضرت صاحب اس بات کا دعوے کرتے رہے کہ قریباً روز خدا تعالیٰ مجھ سے کلام کرتا ہے اور ہزارون عبارتین پیش کر دین کہ یہ مجھ پر نازل ہوئی ہین اور اصل حقیقت یہ تھی کہ وہ محض دھوکے مین پڑے ہوئے تھے (نعوذ باللہ من ذالک) پس جو شخص کہتا ہے کہ مین حضرت مرزا صاحب کو راستباز اور اسلام کا سچا خیرخواہ یقین کرتا ہون اور پھر آپ کے الہامات کو نہین مانتا وہ یا تو منافق ہے کہ اپنے دل کا خبث ظاہر نہین کرتا اور اصل مین پورے طور سے منکر ہے اور یا پاگل ہو کہ اسمین اتنی بھی تمیز نہین کہ وہ سمجھ سکے کہ کوئی شخص تیس سال تک اس بات مین دھوکا نہین کھا سکتا کہ خدا تعالیٰ روز مجھ سے کلام کرتا ہے اور حالانکہ بات کچھ بھی نہین پس دونون صورتون مین اس سے ہمارا تعلق نہین اور وہ ہم مین سے نہین ہو سکتا۔

اب مین وہ عبارتین درج کرتا ہون کہ جو حضرت صاحب نے مختلف کتب مین لکھی ہین تاکہ میرے دوستون کو معلوم ہو کہ حضرت اقدس کا منشا کیا تھا۔ سب سے پہلے مین وہ عبارت درج کرتا ہون۔ جو کہ حضرت صاحب نے الہام کی بنا پر لکھی ہے اور جس کا کوئی احمدی انکار نہین کر سکتا یہ اس خط مین درج ہے۔ جو آپنے عبدالحکیم کے جواب مین لکھا ہے۔ وہو ہذا۔

اگر آپکا یہ خیال ہے کہ ہزارہا آدمی جو میری جماعت مین شامل نہین کیا راستبازون سے خالی ہین۔ تو ایسا ہی آپ کو یہ خیال بھی کر لینا چاہیئے۔ کہ وہ ہزارہا یہود اور نصاریٰ جو اسلام نہین لائے۔ کیا وہ راستبازون سے خالی تھے۔ بہرحال جبکہ خدا تعالیٰ نے مجھہ پر ظاہر کیا ہے کہ ہر ایک شخص جسکو میری دعوت پہونچی ہو اور اس نے مجھے قبول نہین کیا ہے۔ وہ مسلمان نہین ہے اور خدا کے نزدیک قابل مواخذہ ہے۔ تو یہ کیونکر ہو سکتا ہے۔ کہ اب مین ایک شخص کے کہنے سے جس کا دل ہزارون تاریکیون مین مبتلا ہے خدا کے حکم کو چھوڑ دون اس سے سہل تر بات یہ ہے کہ ایسے شخص کو اپنی جماعت مین سے خارج کر دیا جاوے اس لئے مین آج کی تاریخ سے آپ کو اپنی جماعت سے خارج کرتا ہون ان اگر کسی وقت صریح الفاظ سے آپ اپنی توبہ شایع کرین اور اس خبیث عقیدہ سے باز آجا دین تو رحمت الٰہی کا دروازہ کھلا ہے وہ لوگ جو میری دعوت کے رد کرنے کے وقت قرآن شریف کی نصوص صریحہ کو چھوڑتے ہین اور خدا تعالیٰ کے کھلے کھلے نشانون سے منہ پھیرتے ہین۔ ان کو راستباز قرار دینا اسی شخص کا کام ہے جس کا دل شیطان کے پنجہ مین گرفتار ہے۔

اب اس عبارت سے مفصلہ ذیل باتین نکلتی ہین۔ اوّل تو یہ کہ حضرت صاحب کو اس بات کا الہام ہوا ہے کہ جس کو آپ کی دعوت پہونچی اور اس نے آپ کو قبول نہین کیا۔ وہ مسلمان نہین۔ دوسرے یہ کہ اس الزام کے نیچے وہی لوگ نہین ہین کہ جنھون نے تکفیر مین جد و جہد کی ہے بلکہ ہر ایک شخص جس نے قبول نہین کیا وہ مسلمان نہین اور تیسرے یہ کہ وہ خدا کے نزدیک قابل مواخذہ ہے اور سزا کا مستحق ہے۔ چوتھے یہ کہ اس عقیدہ کی وجہ سے کہ حضرت صاحب کے منکر کافر نہین بلکہ ناجی ہین۔ عبدالحکیم مرتد کو آپنے جب تک وہ اس عقیدہ سے توبہ نہ کرے جماعت سے خارج کر دیا۔ پانچوین یہ کہ آپ فرماتے ہین کہ یہ عقیدہ خبیث ہے۔ چھٹے یہ کہ جو شخص حضرت صاحب کے منکرین کو اور آپکے دعاوی کے نہ ماننے والے کو راستباز قرار دیتا ہے اس کا دل شیطان کے پنجہ مین گرفتار ہے یہ باتین مین نے اپنے پاس سے نہین بنائین بلکہ حضرت صاحب کے لفظ ہین جو نقل کئے ہین۔ جو چاہے قبول کرے اور جو چاہے رد کرے۔

اس عبارت مین جو آتا ہے کہ یہ بات مجھے الہام سے بتائی گئی ہے اس کی تائید ان الہامات سے بھی ہوتی ہے جنمین کہ منکرین حضرت کو کافر کہا گیا ہے۔ قل ان کنتم تحبون اللّٰہ فاتبعونی یحببکم اللّٰہ قل عندی شہادۃٌ من اللّٰہ فہل انتم مومنون۔ قل عندی شہادۃٌ من اللّٰہ فہل انتم مسلمون۔ وقل اعملوا علیٰ مکانتکم انی عامل فسوف تعلمون۔ عسیٰ ربکم ان یرحمکم وان عدتم عدنا وجعلنا جہنم للکٰفرین حصیرا۔ یریدون ان یطفؤا نور اللّٰہ بافواہہم واللّٰہ متم نورہ ولو کرہ الکافرون۔ قل جاءکم نورٌ من اللّٰہ فلا تکفروا ان کنتم مومنین۔ ان الذین کفروا وصدوا عن سبیل اللّٰہ ردّ علیہم رجلٌ من فارس۔ شکر اللّٰہ سَعْیَہٗ۔ قل یاایہا الکفار انی من الصادقین۔ وعندی من شہادۃٌ من اللّٰہ وانی امرت وانا اول المؤمنین۔ لن یجعل اللّٰہ للکٰفرین علی المؤمنین سبیلاً۔

غرض جیسا کہ حضرت صاحب نے مذکورہ بالا عبارت مین فرمایا ہے کہ مجھے الہام سے بتایا گیا ہے کہ تیرے نہ ماننے والے خواہ مکفر ہون یا خاموش مسلمان نہین ہین اور خدا کے حضور سزا کے مستحق ہین اور یہ کہ ان کو راستباز جاننے والا شیطانی خیال کے در پے ہے جب تک توبہ نہ کرے ان باتون کی تصدیق مذکورہ بالا الہامات سے بھی ہوتی ہے۔

پس جبکہ ہم کو سچائی کے ماننے کا دعویٰ ہے تو کیا ہمارا اتفاق نہ ہوگا۔ اگر ہم ان باتون کو چھپا دین کیا کوئی مسلمان برداشت کرتا ہے کہ اس کا کوئی دوست ہندوؤن سے بھی کچھ کچھ تعلق رکھے اور کبھی کبھی انکو یہ سناوے۔ کہ ہم آپ کو ناجی اور پسندیدۂ اللہ تعالیٰ سمجھتے ہین۔ وہان کیون اس اعتقاد کو برا کہا جاتا ہے اسی لئے کہ نفاق ہے پس اس جگہ بھی وہی نفاق ہوگا بلکہ اگر ہم مخالف کے سامنے دلی زبان سے اس کے حق پر ہونیکا کبھی اقرار کرین گے تو اس کے دو برے نتیجے ہون گے۔ ایک تو یہ کہ تھوڑے دنون بعد جب ہمارا عقیدہ دشمن کو معلوم ہوگا تو اس کے دل مین ہماری طرف سے سخت نفرت بیٹھ جائے گی اور وہ سمجھیگا کہ یہ اوّل درجہ کے جھوٹے ہین اور دوسرے یہ کہ جب حضرت صاحب نے ایسا صاف فتوے دیا ہے تو لوگ مروڑ تروڑ کر کچھ کے کچھ معنے کر لیتے ہین۔ تو اگر اس موقع پر ذرا بھی غفلت سے کام لیا گیا تو اس سے آئندہ کے لئے سخت برے نتیجہ پیدا ہون گے اور آئندہ اس خاموشی کو اجماع قرار دیا جاکر اس سے نہ معلوم کیا کیا نتیجہ نکالے جاوینگے اور آئندہ زمانہ مین نیک لوگ ہماری نسبت وہی الفاظ استعمال کرین گے جو اب ہم پولس وغیرہ کی نسبت استعمال کرتے ہین اور بجائے نیک دعاؤن کے بد دعاؤن کے نشانہ ہون گے اور اس وقت کی ہماری کوتاہی آئندہ زمانہ کے لئے نمونہ بد ہوگی۔ کیونکہ کسی مامور کے قریب کے زمانہ کے لوگون کے افعال بھی بطور سند کے پکڑے جاتے ہین۔

اور یہ خیال کرنا کہ مخالف زیادہ ہیں اس لئے ہم کو ڈر کر قدم رکھنا چاہیئے ایک خیال باطل ہے۔ کیونکہ حضرت صاحب کے زمانہ کی نسبت ہم اس وقت زیادہ ہین اور حضرت صاحب نے کبھی ڈرنے کی تعلیم نہین دی بلکہ صاف مقابلہ کیا ہے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہم کو کچھ نقصان نہین پہونچا۔ ہماری جماعت آگے سے بہت زیادہ ہے اور بڑھ رہی ہے۔

مذکورہ بالا عبارت مین ایک لفظ قابل تشریح ہے اور وہ یہ کہ حضرت صاحب فرماتے ہین کہ جس کو میری دعوت پہنچ گئی اور اس نے نہ مانا تو وہ مسلمان نہین اور دعوت پہنچنے کے یہ معنے بھی ہو سکتے ہین کہ ایسے رنگ مین پہنچے کہ جسکو وہ قبول کرے لیکن مخالفین کو ابھی ایسے رنگ مین دعوت نہین پہونچی اور یہ اعتراض عبدالحکیم نے بھی کیا ہے جس کا جواب مین حضرت صاحب کی کتاب سے دیتا ہون آپ حقیقۃ الوحی مین فرماتے ہین۔

دعوت پہنچنے سے کیا مراد ہے؟

دو امر ضروری ہین۔ وہ شخص جو خدا کی طرف سے بھیجا گیا ہے وہ لوگون کو اطلاع دیدے کہ مین خدا تعالیٰ کی طرف سے بھیجا گیا ہون اور انکو ان غلطیون پر متنبہ کر دے کہ فلان فلان اعتقاد مین تم خطا پر ہو یا فلان فلان حالت مین تم سست ہو۔ دوسرے یہ کہ آسمانی نشانون اور دلائل عقلیہ اور نقلیہ سے اپنا سچا ہونا ثابت کرے

کیا آپنے دعوت پہنچا دی

مین نے پنجاب ہندوستان کے بعض شہرون مین خود جا کر خدا تعالےٰ کے پیغام کو پہونچا دیا اور ساٹھ کے قریب کتابین عربی اور فارسی اور اُردو اور انگریزی مین حقانیت اسلام کے بارے مین جن کی جلدین ایک لاکھ کے قریب ہونگی تالیف کر کے ممالک اسلام مین شایع کی ہین اور اسی مقصد کے لئے کئی لاکھ اشتہار شایع کیا ہے اور ہمارے سلسلہ سے غیر ملکون کے لوگ بے خبر نہین ہین بلکہ ممالک امریکہ اور یورپ کے دور دراز ملکون تک ہماری دعوت پہنچ گئی ہے۔

جن پر اتمام حجت نہین ہُوا اُن کا حکم

اور جس پر خدا کے نزدیک اتمام حجت نہین ہوا اور وہ مکذب اور منکر ہے۔ تو گو شریعت نے جسکی بنا ظاہر پر ہے۔ اس کا نام بھی کافر رکھا ہے اور ہم بھی بہ اتباع شریعت اس کو کافر کے نام سے

ہی پکارتے ہیں وہ خدا کے نزدیک بموجب آیت لا یکلف اللہ نفسا الا وسعہا۔ قابل مواخذہ نہین ہوگا۔

اِن مندرجہ بالا عبارتون سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ اول تو یہ ضروری نہین کہ زید یا بکر کہے کہ مجھ پر اتمام حجت نہین ہوا اور مجھے دعوت نہین پہونچی بلکہ اتنا کافی ہوگا کہ وہ نبی لوگون کو اطلاع دیدے اس کے بعد اللہ تعالیٰ کی طرف سے کچھ نشانات ہون اور بس۔ اتمام حجت ہوگئی اور دعوت پہنچ گئی۔ اور بات بھی یہی درست ہے۔ کیونکہ جب اس شخص نے لوگون کو کھول کھول کر سُنادیا اور نشانات آسمانی ظاہر ہوگئے تو پھر کسی کا یہ کہنا کہ فلاں فلاں کو ابھی دعوت نہین پہونچی کیسا غلط مسئلہ ہے۔ اگر یہ اصول لیا جائیگا۔ تو ماننا پڑے گا کہ کسی مامور کی دعوت سوائے اون لوگوں کے جو اس کی بیعت مین داخل ہوئے کسی کو نہین پہونچی۔ اور قرآن شریف اور رسول اللہ اور دیگر اولیا نے جو لوگون کو کافر کہا ہے یہ سب جھوٹ ہوجائیگا۔

دوسری بات یہ نکلتی ہے کہ حضرت صاحب نے پوری طرح سے تبلیغ کردی ہے اور ہندوستان مین تبلیغ ہوچکی ہے بلکہ بعض دیگر ممالک مین بھی۔

تیسری یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ جن پر تبلیغ نہین ہوئی ان کا حساب خدا کے ساتھ ہے ہم نہین جانتے کہ تبلیغ ان کو ہوچکی ہے یا نہین۔ کیونکہ کسی کے دلی خیالات پر آگاہ نہین اس لئے چون کہ شریعت کی بنا ظاہر پر ہے۔ ہم انکو کافر کہین گے۔ گو اللہ تعالےٰ خوب جانتا ہے کہ وہ سزا کے لائق ہین یا بموجب حدیث صحیحہ پھر موقعہ دئے جانے کے لائق ہیں۔

پھر حضرت صاحب فرماتے ہین کہ:۔

جو حضرت صاحب کو نہین مانتا اور کافر بھی نہین کہتا اسکی نسبت

یہ عجیب بات ہے کہ آپ کافر کہنے والے اور نہ ماننے والون کو دو قسم کے انسان ٹھہراتے ہین حالانکہ خدا کے نزدیک ایک ہی قسم کے ہین کیونکہ جو شخص مجھے نہین مانتا وہ اسی وجہ سے نہین مانتا کہ وہ مجھے مفتری قرار دیتا ہے مگر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ خدا پر افترا کرنیوالا سب کافرون سے بڑھ کر کافر ہے (حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۶۳) حاشیہ پر لکھتے ہین کہ:۔ "سو جو شخص مجھے نہین مانتا وہ مجھے مفتری قرار دے کر مجھے کافر ٹھہراتا ہے اسلئے میری تکفیر کی وجہ سے آپ کافر بنتا ہے" پھر فرماتے ہین کہ علاوہ اس کے جو مجھے نہین مانتا وہ خدا اور رسول کو بھی نہین مانتا۔ کیونکہ میری نسبت خدا و رسول کی پیشگوئی موجود ہے" پھر فرماتے ہین "اب جو شخص خدا و رسول کے بیان کو نہین مانتا اور قرآن شریف کی تکذیب کرتا ہے اور عمداً خدا تعالےٰ کے نشانون کو رد کرتا ہے اور مجھ کو باوجود صدہا نشانون کے مفتری ٹھہراتا ہے۔ وہ مومن کیونکر ہوسکتا ہے (حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۶۴)

اب جبکہ مین حضرت صاحب کی ایک ایسی عبارت نقل کر چکا ہون جس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ کافر کہنے والے اور نہ ماننے والے ایک ہی قسم کے لوگ ہین اور دونون مین کوئی فرق نہین اور جس طرح کافر کہنے والا ایک مسلمان کو کافر کہہ کر کافر بنتا ہے اسی طرح ایک نبی کو نہ ماننے والا اُسے نہ ماننے کی وجہ سے کافر ٹھہرتا ہے۔ مین ایک اور حوالہ درج کرتا ہون جس مین آپنے اس شخص کو بھی جو آپ کو سچا جانتا ہے مگر مزید اطمینان کے لئے ابھی بیعت مین توقف کرتا ہے۔ کافر ٹھہرایا ہے۔ چنانچہ آپ ضمیمہ براہین احمدیہ مین صفحہ ۱۸۷ مین اس سوال کے جواب کہ "چون کہ حضرت کی اب تک کوئی ایسی تاثیر روشن طور پر ظہور مین نہیں آئی ہے اور دو تین لاکھ آدمی کا حضرت کے سلسلہ مین داخل ہونا گویا دریا مین سے ایک قطرہ ہے پس اگر تاثیر ین کے ظہور تک کوئی بغیر انکار کے داخل سلسلہ ہونے مین توقف اور تاخیر کرے تو یہ جائز ہوگا یا نہین۔

فرماتے ہین کہ توقف اور تاخیر بھی ایک قسم انکار کی ہے" اب ہر ایک دانا اور عقل مند انسان دیکھ سکتا ہے۔ کہ سائل نے اپنے سوال مین کس قدر شرائط لگائی ہین کہ ایک شخص آپ کو جھوٹا بھی نہین مانتا اور آپکا انکار بھی نہین کرتا۔ اور محض مزید اطمینان کے لئے بیعت مین ابھی توقف کرتا ہے۔ تو اسکی نسبت کیا فتوےٰ ہے۔ جس کے جواب مین آپ فرماتے ہین کہ اس کا بھی وہی حال ہے جو منکر کا حال ہے۔ اور منکر کا حال اُوپر کے فتوےٰ مین جو حقیقۃ الوحی سے نقل کیا گیا ہے درج ہے یعنی اُسے کافر قرار دیا گیا ہے اور وہی درجہ دیا گیا ہے جو اس شخص کو دیا گیا ہے جو آپکو کافر کہتا ہے۔ پس نہ صرف وہ شخص جو آپ کو کافر کہتا ہے یا جو آپ کو کافر تو نہین کہتا ہے۔ مگر آپکے دعوے کو نہین مانتا۔ کافر قرار دیا گیا ہے بلکہ وہ بھی جو آپ کو دل مین سچا قرار دیتا ہے اور زبانی بھی آپ کا انکار نہین کرتا۔ لیکن ابھی بیعت مین اُسے کچھ توقف ہے کافر قرار دیا گیا ہے پس سوچنے کا مقام ہے کہ حضرت صاحب نے اس معاملہ مین کس قدر تشدد سے کام لیا ہے اور عقل بھی یہی چاہتی ہے۔ کیونکہ اگر ایک ہندو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سچا مان لے اور دل مین اقرار بھی کرے اور ظاہر طور پر انکار بھی نہ کرے۔ ان بعض واقعات کی وجہ سے ابھی کھلم کھلا اسلام لانے سے پرہیز کرے تو ہم اسے کبھی بھی مسلمان نہین کہتے بلکہ اُسے کافر ہی سمجھتے ہین۔ اور شریعت اسلام کبھی اس کے ساتھ ناطہ رشتہ کو جائز نہین رکھتی یعنے اس کے ساتھ کسی مسلمان عورت کے بیاہ دینے کی ہرگز اجازت نہین دیتی۔ پس اسی طرح اس غیر احمدی کا حال ہے جو حضرت صاحب کو دل مین سچا بھی جانتا ہے لیکن ابھی بیعت کرنے مین متردد ہے اور جو آپ کو کافر جانتے ہین۔ ان کا حال بھی ظاہر ہے جسکی نسبت مین حضرت صاحب کی عبارتین اُوپر نقل کر آیا ہون۔

پھر دوسری جگہ فرماتے ہین ۔ "چونکہ شریعت کی بنیاد ظاہر پر ہے اس لئے ہم منکر کو مومن نہین کہہ سکتے ہین اور نہ یہ کہہ سکتے ہین۔ کہ وہ مواخذہ سے بری ہے اور کافر منکر کو ہی کہتے ہین۔ کیونکہ کافر کا لفظ مومن کے مقابل پر ہے اور کفر دو قسم پر ہے ایک یہ کفر کہ ایک شخص اسلام سے ہی انکار کرتا ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خدا کا رسول نہین مانتا دوسرے یہ کفر کہ وہ مسیح موعود کو نہین مانتا اور اسکو باوجود اتمام حجت کے جھوٹا جانتا ہے۔ جس کے ماننے اور سچا جاننے کے بارے مین خدا اور رسول نے تاکید کی ہے اور پہلے نبیون کی کتابون مین بھی تاکید پائی جاتی ہے پس اس لئے کہ وہ خدا اور رسول کے فرمان کا منکر ہے کافر ہے اور اگر غور سے دیکھا جائے۔ تو یہ دونون قسم کا کفر ایک ہی قسم مین داخل ہین۔ کیون کہ جو شخص باوجود شناخت کر لینے کے خدا و رسول کے حکم کو نہین مانتا۔ وہ بموجب نصوص صریحہ قرآن اور حدیث کے خدا اور رسول کو بھی نہین مانتا اور اس مین شک نہین کہ جس پر خدا تعالےٰ کے نزدیک اول قسم کفر یا دوسری قسم کفر کی نسبت اتمام حجت ہوچکا ہے۔ وہ قیامت کے دن مواخذہ کے لائق ہوگا"

اِن عبارتون سے یہ نتائج نکلتے ہین اول تو یہ کہ مکفر اور خاموش ایک ہی گروہ مین سے ہین۔ کیونکہ جو مانتا ہے اُسے مومن کہتے ہین اور کافر مومن کے مقابل مین ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ جو نہین مانتا خواہ وہ مکفر ہو یا خاموش ہو کافر ہے۔ اور یہ دونون گروہ ایک ہی قسم کے ہین دوسرے یہ کہ جو آپ کو نہین مانتا وہ ضرور آپ کو مفتری قرار دیتا ہے۔ تیسرے یہ کہ جو آپ کو نہین مانتا اس کا ایمان درحقیقت خدائے تعالےٰ پر بھی نہین اور نہ رسول اللہ پر ہی ہے۔ چوتھے یہ کہ چون کہ وہ شخص آیات اللہ کا منکر ہے اس لئے مومن نہین ہوسکتا۔ پانچوین یہ کہ چون کہ شریعت کی بنیاد ظاہر پر ہے اسلئے ہم مومن نہین کہہ سکتے۔ اور چھٹے کہ وہ مواخذہ سے بری نہین۔ ساتوین یہ کہ کفر دو قسم کا ہے۔ ایک اللہ اور رسول کا کفر اور ایک دیگر آیات کا کفر جس مین حضرت صاحب کا کفر بھی شامل ہے۔ آٹھوین یہ کہ اصل مین یہ سب کفر ایک ہی ہے جس نے آپ کا کفر کیا اس نے خدا اور رسول کا کفر بھی ساتھ ہی کیا۔ نوین یہ کہ جس پر ان دونون قسم کے کفرون

ین سے کوئی قسم کفر کی ثابت ہو جائے وہ قیامت کے دن زیر مواخذہ ہو گا۔

اس بات کے ثبوت مین کہ حضرت صاحب نے کل ان لوگون کو جن پر اتمام حجت ہو چکا ہے اور دعوت پہونچ چکی ہے۔ شرعاً قابل اخذ ٹھہرایا ہے۔ یہ عبارت کافی ہے۔

"مین یہ کہتا ہون کہ چون کہ مین مسیح موعود ہون اور خدا نے عام طور پر میرے لئے آسمان سے نشان ظاہر کئے ہین پس جس شخص پر میرے مسیح موعود ہونے کے بارے مین خدا کے نزدیک اتمام حجت ہو چکا ہے اور میرے دعویٰ پر وہ اطلاع پا چکا ہے وہ قابل مواخذہ ہو گا۔ کیون کہ خدا کے فرستادون سے دانستہ منہ پھیرنا ایسا امر نہین ہے کہ اس پر کوئی گرفت نہ ہو اس گناہ کا دادخواہ مین نہین ہون بلکہ ایک ہی ہے جس کی تائید کے لئے مین بھیجا گیا ہون۔ یعنے حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جو شخص مجھے نہین مانتا وہ میرا نہین بلکہ اس کا نافرمان ہے جس نے میرے آنے کی پیش گوئی کی۔ (حقیقۃ الوحی ۱۶۳)

پھر اربعین نمبر ۳ صفحہ ۳۲ مین فرمایا کہ "یہ ایسا ہی آیۃ واتخذوا من مقام ابراھیم مصلّٰی اس طرف اشارہ کرتی ہے کہ جب اُمت محمدیہ مین بہت فرقے ہو جائین گے تب آخر زمانہ مین ایک ابراہیم پیدا ہو گا۔ اور ان سب فرقون مین سے وہ فرقہ نجات پائے گا۔ کہ اس ابراہیم کا پیرو ہو گا" اور اسی طرح براہین احمدیہ حصہ پنجم مین فرماتے ہین "کہ انہین دنون مین آسمان سے ایک فرقہ کی بنیاد ڈالی جائے گی اور خدا اپنے منہ سے اس فرقہ کی حمایت کے لئے ایک کرنا بجائے گا۔ اور اس کرنا کی آواز سے ہر ایک سعید اس فرقہ کی طرف کھچا آئیگا۔ بجز ان لوگون کے جو شقی ازلی ہین جو دوزخ کے بھرنے کے لئے پیدا کئے گئے ہین"

اس کے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح کا ایک حلفیہ بیان بھی نقل کرتا ہون۔ جو آپ نے حضرت مسیح موعود کی وفات کے بعد تحریر کیا۔ عصر جدید مین ایک مضمون نکلا تھا۔ جسمین کہ نامہ نگار نے بڑے زور سے پیش گوئی کی تھی کہ اب چون کہ حضرت مرزا صاحب فوت ہو گئے ہین اور ان کے بعد حضرت مولوی صاحب جانشین ہوئے ہین اور آپ کے عقائد اصل مین مرزا صاحب کے خلاف ہین اور آپ درحقیقت تمام ان باتون کو نہین مانتے۔ جو مرزا صاحب نے بیان کی ہین اور اس لئے عنقریب وہ دن آنے والا ہے۔ کہ جب مولوی صاحب تمام جماعت احمدیہ کو پھر مسلمانون مین لا شامل کرین گے اور مین نے اس کے جواب مین ایک مضمون لکھا تھا۔ جس پر آپ نے یہ عبارت تحریر فرمائی۔ جو کہ تشحیذ الاذہان جلد ۳ نمبر ۸ مین شائع ہو چکی ہے۔ وہو ہذا۔

مین اللہ تعالیٰ کی قسم کھا کر اعلان کرتا ہون کہ مین مرزا صاحب کے تمام دعاوی کو دل سے مانتا اور یقین کرتا ہون۔ اور ان کے معتقدات کو نجات کا مدار ماننا میرا ایمان ہے۔

نورالدین۔ دستخط حضرت خلیفۃ المسیح

اس سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ حضرت مسیح موعود کے معتقدات بھی نجات کا ایک مدار ہین۔

اسی طرح ڈاکٹر عبدالحکیم مرتد کو ایک خط مین حضرت خلیفۃ المسیح فرماتے ہین۔

"پھر ان انبیاء کی خلاف ورزی کے متعلق ہم آپ کو ایک آیت سناتے ہین۔ ولقد ارسلنا الی امم من قبلك فاخذناھم بالباساء والضراء لعلھم یتضرعون فلولا اذ جاءھم بأسنا تضرعوا ولكن قست قلوبهم وزین لھم الشیطان ما كانوا یعملون فلما نسوا ما ذكروا به فتحنا علیھم ابواب كل شیٔ حتی اذا فرحوا بما اوتوا اخذناھم بغتةً فاذا ھم مبلسون۔ اس آیۃ پر غور کرو۔ انتہی تحریر حضرت خلیفۃ المسیح۔

اسی طرح اسی خط مین حضرت مسیح موعود کے مخالفین کی نجات کی نسبت عبدالحکیم کو تحریر فرماتے ہین۔ کہ

پھر آپ نے تیرہ کروڑ مسلمانون پر رحم فرمایا ہے۔ اور ذکر کیا ہے کہ تیرہ سو سال مین تیرہ کروڑ مسلمان تیار ہوئے ہین سب کو نجات حاصل کرنا چاہیئے۔ حکیم و ڈاکٹر صاحب دو ارب اللہ کی مخلوق اس وقت موجود ہے۔ تیرہ کروڑ اگر محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے باعث تیار ہوئے ہین۔ تو دو ارب اللہ کی مخلوق ڈارون کے طریق سے لاکھون برس اور معلوم نہین کب سے جو تیار ہوئی ان سب نے اگر نجات نہ پائی تو تیرہ کروڑ چیز ہی کیا ہین۔

اس مندرجہ بالا عبارت مین حضرت خلیفۃ المسیح اس کے اس سوال کا جواب دیتے ہین کہ مرزا کی مخالفت کی وجہ سے تیرہ سو سال کی کوششون کا نتیجہ یہ تیرہ کروڑ مسلمان کیون غیر ناجی قرار دیا جاوے اور فرماتے ہین۔ کہ جس طرح رسول اللہ کی مخالفت کی وجہ سے دو ارب انسان غیر ناجی ہو سکتا ہے اسی طرح اب اللہ تعالےٰ کے منشاء کے ماتحت مرزا صاحب کی وجہ سے یہ تیرہ کروڑ غیر ناجی ہو سکتے ہے اور ان مندرجہ بالا اقتباسات سے حضرت خلیفۃ المسیح کا اعتقاد خوب ظاہر ہو جاتا ہے۔ اور پھر آگے چل کر فرماتے ہین۔ کہ نجات فضل سے ہے۔ اور فضل کا جاذب تقوےٰ ہے اور تقوے کا بیان لیس البر والی آیت مین ہے اور آمین شاید مرزا صاحب کا بھی کہین ذکر آیا ہو" اس مین آپ نے آیت کے اس حصہ کی طرف اشارہ فرمایا ہے کہ جس مین نجات کے مدارون مین نبیون پر ایمان لانا بھی ضروری قرار دیا ہے۔

اب مین حضرت صاحب کی وہ عبارت نقل کرتا ہون جسمین کہ آپ نے خاموش لوگون کی نسبت تحریر فرمایا ہے۔ فرماتے ہین

"اگر وہ سب لوگون مین تخم دیانت اور ایمان ہے اور وہ منافق نہین ہین تو انکو چاہیئے کہ ان مولویون کے بارے مین ایک لمبا اشتہار ہر ایک مولوی کے نام کی تصریح سے شائع کر دین کہ یہ سب کافر ہین کیونکہ انہون نے ایک مسلمان کو کافر بنایا تب مین ان کو مسلمان سمجھ لونگا۔ بشرطیکہ ان مین کوئی نفاق کا شعبہ نہ پایا جاوے اور خدا کے کھلے کھلے معجزات کے مکذب نہ ہون"

پھر اخیر پر آپ لکھتے ہین "وہ سو مولوی کے کفر کی نسبت نام بنام ایک اشتہار شائع کر دین۔ بعد اس کے حرام ہو گا کہ مین ان کے اسلام مین شک کرون بشرطیکہ کوئی نفاق کی سیرۃ ان مین نہ پائی جاوے" پھر حاشیہ پر ارشاد فرماتے ہین "مین دیکھتا ہون جس قدر لوگ میرے پر ایمان نہین لاتے وہ سب کے سب ایسے ہین کہ ان تمام لوگون کو وہ مومن جانتے ہین جنھون نے مجھ کو کافر ٹھہرایا ہے۔ پس مین اب بھی اہل قبلہ کو کافر نہین کہتا لیکن جنہین خود انہین کے ہاتھ سے ان کی وجہ کفر پیدا ہو گئی ہے انہین کیون کر مومن کہہ سکتا ہون (حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۶۵)

اب ان عبارتون سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت صاحب ان لوگون کو بھی جو آپ کو کافر نہین کہتے اور ان مولویون کو کافر کہتے ہین۔ جنھون نے آپ کو کافر قرار دیا ہے۔ کافر قرار دیتے ہین کیون کہ آپ نے تحریر فرمایا ہے کہ جو لوگ مجھے کافر نہین کہتے وہ میرے مکفرین کو بھی کافر نہین کہتے۔ اور اس طرح خود انہین کے ہاتھ سے وجہ کفر پیدا ہو گئی ہے اس طرح آپ کے مکفرین کو کافر نہ کہنے کو بھی آپ نے وجہ کفر قرار دیا ہے۔ پس جو لوگ آپکو کافر نہین کہتے اور ساتھ ہی غیر احمدیون کو بھی کامل مسلمان ہی جانتے ہین وہ - - - - - کسی صورت مین مسلمان نہین کہلا سکتے اور صرف یہی کافی نہین رکھا گیا کہ وہ انکو کافر کہین بلکہ نام بنام ان لوگون کے کفر کا اعلان اشتہارون اور اخبارون کے ذریعے سے شائع کرین جنھون نے آپ پر کفر کا فتوے دیا ہو اور جو فتوے کہ ہزارون کی تعداد مین ہندوستان مین شائع ہو چکا ہے۔

اور وفات کے چند ہی دن پہلے مسٹر فضل حسین صاحب بیرسٹر کے ساتھ گفتگو کرتے ہوئے

فرمایا "جو ہمین کافر نہین کہتے ہم انہین بھی اس وقت تک ان کے ساتھ ہی سمجھین گے (مکفرون کے ساتھ) جب تک

کہ وہ ان سے الگ ہونے کا اشتہار بذریعہ اعلان نہ کرین اور ساتھ ہی نام بہ نام یہ نہ لکھین کہ ہم ان مکفرین کو بموجب حدیث صحیح کافر سمجھتے ہین" (بدر صفحہ ۴ ۲ مئی سنہ ۱۹۰۶ء)

یاد رہے کہ یہ فقرہ اس تقریر کا آخری فقرہ ہے، یہی وہ حوالہ ہین جن کو ہمارے مخالف بار بار پیش کرتے ہین اور اصرار کرتے ہین کہ تمہارے امام نے جب لکھدیا ہے کہ ہم ان لوگون کو جو ہمارے معاملہ مین خاموش ہین کافر نہین سمجھتے۔ تو اب تم ہم لوگون سے مل جاؤ لیکن ایسے لوگون کی عقلون پر ... اور افسوس آتا ہے کیا انہین اس عبارت مین یہ بات نظر نہین آتی کہ اس مین بڑی بڑی شرائط لگائی گئی ہین اور کیا کوئی ایسا شخص ہے جس نے ان شرائط کو پورا کر دیا ہے۔ ہان ہمین اس شخص کا نام تو بتاؤ جس نے بموجب حضرت صاحب کی تحریر کے دو سو مولویون کا نام لے لے کر انہین کافر قرار دیا ہو اور اس بات کا اقرار کیا ہو کہ حضرت صاحب کے معجزات ٹھیک نکلے اور آپ راستباز تھے اور یہی نہین بلکہ اس کے ایمان مین نفاق کا کوئی شعبہ نہ ہو پس جب ایسا کوئی شخص نہین اور کسی نے ان شرائط کو پورا نہین کیا تو ہم کس طرح اون کو الگ سمجھ لین اور گھر بیٹھے زبانی باتون کو دھوکر مین آجائین جب ہمارے امام نے صریح الفاظ مین لکھدیا ہے کہ جو ہمین کافر نہین کہتے ہم انہین بھی اس وقت تک ان کے ساتھ سمجھین گے جب تک کہ وہ ان سے الگ ہونیکا اعلان بذریعہ اشتہار نہ کرین اور ساتھ ہی نام بہ نام یہ نہ لکھین کہ ہم ان مکفرین کو بموجب حدیث صحیحہ کافر سمجھتے ہین پس ہم کیون کر اس شخص کی اطاعت سے نکل جائین جس کو ہم نے سچا یقین کیا اور جس کے معجزات ہم نے اپنی آنکھون سے دیکھے۔ اور جس کا خدا سے تعلق ہم نے مدتون مشاہدہ کیا ہم اپنے اس سردار اور حاکم کی بات کو کیون کر رد کر دین جس کے ہاتھ پر ہم نے اپنے آپ کو بیچ دیا اور اپنے خیالات اور اپنی خواہشات اس کے لئے قربان کر دین ایسی جرأت تو وہ شخص کر سکتا ہے جس کے دل مین ایمان نہ ہو جو نور یقین سے کورا ہو اور جس کو خدا نے معرفت کی آنکھین نہ دی ہون۔

اور یہ قطعاً خیال نہ کرو کہ اس قول کا پہلے قول سے کچھ اختلاف ہے اور اس مین حضرت صاحب نے پہلے کی نسبت نرمی کر دی ہے کیونکہ انبیاء اپنے الہامون کے سب سے زیادہ قائل اور مومن ہوتے ہین دیکھو حضرت صاحب اپنی کتاب اربعین مین تحریر فرماتے ہین کہ "مجھے اپنی وحی پر ایسا ہی ایمان ہے۔ جیسا کہ توریت اور انجیل اور قرآن شریف پر" پس یہ خیال سخت گندہ ہوگا۔ اگر ہم یہ کہین کہ حضرت صاحب نے اس پہلی الہامی بات کو رد کر دیا بلکہ ہمارا فرض ہے کہ ہم ان مین تطبیق کرین۔ اور بہرحال ہمین اس عبارت کو پہلی عبارت کے ماتحت کرنا پڑیگا کیونکہ وہ الہامی ہے اور اس کے معنے بھی ہم نے نہین خود حضرة صاحب نے کئے ہین۔ چنانچہ اگر کوئی شخص غور سے دیکھے۔ تو اسجگہ حضرت صاحب نے تعلیق المحال بالمحال سے کام لیا ہے کیونکہ جو شخص حضرت صاحب کے منکرین کو نام بنام کافر قرار دیگا اور باوجود حضرت صاحب کے ان دعاوی کے آپ کو سچا قرار دیگا۔ اور آپ کے الہامات اور معجزات پر یقین لائیگا اور پھر آپ کی بیعت نہ کریگا تو ایسا شخص دو حال سے خالی نہین یا تو وہ منافق ہوگا کہ لوگون کے ڈر سے سچ کو قبول نہین کرتا اور یا حکم الہی کا صریح منکر ہوگا کیونکہ حضرت صاحب نے بیعت الہام کے ذریعہ سے شروع کی ہے اور قرآن شریف مین انبیاء کے منکرین کو کافر کہا گیا ہے پس ایسا شخص جس پر حق کھل گیا اور اس نے حضرت کے راستباز ہونے کو سمجھ لیا تو پھر جو وہ بیعت نہین کرتا تو اس مین یا تو نفاق کا شعبہ ہے یا کفر کا۔ اور حضرت صاحب نے یہ شرط ساتھ قرار دی ہے کہ پھر ایسا شخص منافق بھی نہ ہو پس جو شخص ان شرائط پر عمل کریگا اس کے لئے تو بیعت ضروری ہو جاویگی اور اگر بیعت نہ کریگا تو منافق ہوگا پس جو شخص ایسا اشتہار دے بھی دے جسمین مخالف مولویان پر کفر کا فتوے دے اور پھر بھی بیعت نہ کرے تو ایسا شخص ضرور منافق ہے پس حضرت صاحب نے تو ایک محال بات پیش کر کے مخالفین پر حجت قائم کی ہے نہ یہ کہ ان کے لئے راستہ کھولا ہے اس عبارت کو پیش کر کے ہم سے صلح چاہنے والا بعینہ اس شخص کی طرح ہے جو قرآن شریف کی آیت قل ان کان للرحمن ولد فانا اول العابدین کو پیش کر کے ہم سے یہ چاہے کہ ہم یسوع کی عبادت کرین اور اسے خدا کا بیٹا مان لین یہان تو یہ اشارہ کیا گیا ہے کہ نہ تو تم خدا کا بیٹا ثابت کر سکو گے اور نہ مین قبول کرونگا۔ اسی طرح مذکورہ بالا عبارت مین حضرة صاحب نے فرمایا ہے کہ اگر کوئی ہمارے مخالفین کا نام لے لیکر قریباً دو سو مکفر مولویون پر کفر کا فتوے اشتہار کے ذریعہ شائع کرائے اور پھر اس مین نفاق بھی نہ ہو۔ تو ہم ایسے شخص کو مومن مان لین گے اور یہ بات ناممکن ہے کہ کوئی شخص ایسا کرے اور پھر باوجود بیعت نہ کرنے کے منافق بھی نہ ہو۔ پس یہ تو ایک تعلیق محال بالمحال تھی اسے سند کے طور سے پیش کرنا تو ایک بڑی جہالت ہے۔

اور ایسی لمبی تقریر کی بھی ہم کو کچھ ضرورت نہین کیونکہ ابھی تو کوئی شخص نہین پیش کیا گیا جس نے ان شرائط پر عمل کیا ہو پس اس کے ذریعہ صلح چاہنا اول درجہ کی نادانی ہے جس قدر لوگ منفرق طور سے احمدیون کے پاس آکر یا جماعتون مین اس قسم کا اقرار کرتے ہین وہ تو اون لوگون کی طرح ہین۔ جن کی نسبت اللہ تعالے فرماتا ہے۔ اذا لقوا الذین آمنوا قالوا آمنا واذا خلوا الی شیاطینہم قالوا انا معکم انما نحن مستہزءون۔ وہ اگر ہم سے صلح چاہتے ہین تو اپنی دنیاوی حیثیت بڑھانے کے لئے نہ کہ ان کے دلون مین دین کی تڑپ ہے۔ اگر واقعی ان کو خدا تعالیٰ سے کچھ محبت ہوتی اور دین کی تڑپ ہوتی اور تقوے کا ایک ذرہ بھی ان کے دلون مین باقی ہوتا تو وہ کیون کوشش سے اس شخص کے دعوے کو نہ سنتے جس نے تیئس برس پکار پکار کر سنایا کہ خدا نے مجھ سے کلام کیا اور مجھے دنیا کی اصلاح کے لئے بھیجا ہے اور مین اسکی طرف سے مامور مقرر کیا گیا ہون اس نے لیکچرون کے ذریعہ اشتہارون اور رسالون کے ذریعہ کتابون کے ذریعہ اپنی آمد کا اعلان کیا لیکن کیا ان لوگون نے ذرہ بھر توجہ کی ایک آریہ اخبار ذرہ بھی ان کے پولٹیکل حقوق کے برخلاف لکھتا ہے تو ان کے تن بدن مین آگ لگ جاتی ہے آنکھون سے شعلے نکلنے لگتے ہین اور ناسزا الفاظ بے اختیار اون کے منہ سے نکل جاتے ہین اور راس کماری سے لے کر ہمالیہ کی چوٹیون اور کلکتہ سے لے کر پشاور تک تار برقی کی طرح ایک جوش پھیل جاتا ہے اور چارون طرف غور و فکر شروع ہو جاتا ہے لیکن خدا کے مامور کی آواز ان کے کانون مین تیئس سال تک پڑتی رہی اور دنیا کی بے توجہی پر غضب الٰہی نازل ہوا لیکن ان کے کانون پر جون تک نہ رینگی یہ مست پڑے رہے۔ اور غفلت کے لحافون کو انہون نے اپنے سر سے نہ اتارا انہون نے آنکھ اٹھا کر نہ دیکھا کہ یہ ہے کون۔ اور پرواہ تک نہ کی۔ خدا کی پکار کو سننے سے انکار کر دیا اور حقارت سے منہ پھیر لیا یہ ان کا ایمان ہے اور یہ وہ تڑپ ہے جو دین کے لئے ان کے دلون مین پائی جاتی ہے اور باوجود اس حالت کے یہ لوگ ہمارے سامنے آتے ہین اور ہمین صلح کے لئے بلاتے ہین اور پھر زیادہ تعجب کی بات تو یہ ہے کہ یہ تحریک جس گروہ سے اٹھی ہے اور جو گروہ کہ ہم کو اپنے پیچھے نمازین پڑھوانا چاہتا ہے وہ خود نماز نہین پڑھتا۔ جو لوگ نمازین پڑھتے ہین وہ تو ہم کو کافر سمجھتے ہین مگر یہ لوگ جو ٹھٹھے اور ہنسی مین اپنا دن گزارتے ہین اور اسلام کے پاک احکام پر تمسخر کرتے ہین جن پر یورپ کا رنگ تہ بہ تہ چڑھا ہوا ہے ہمین بلاتے ہین کہ آؤ اور ہمارے پیچھے نماز پڑھو۔ ہم کس کے پیچھے نماز پڑھین۔ کیا اُن کے پیچھے جو خود نماز نہین پڑھتے ہان ہم کس کے پیچھے نماز پڑھین کیا ان لوگون کے پیچھے جن کے پیچھے اگر ان کو مسلمان بھی سمجھ لیا جاوے تو شاید نماز پڑھنی ناجائز ہو۔ ہان ہم کن کے پیچھے نماز پڑھین۔ کیا ان لوگون کے پیچھے جن کے دلون مین اسلام محض ایک قومیت ہے اور رسول اللہ کی عزت صرف اپنے پولٹیکل حقوق کے محفوظ رکھنے

کے لئے کی جاتی ہے۔ بے شک اس تحریک کا اس گروہ سے اٹھنا ہی اس بات پر شاہد ہے کہ یہ تحریک رحمان کی طرف سے نہیں۔

اب میں حضرت صاحب کا وہ فتوےٰ نقل کرتا ہوں جس میں کہ غیر احمدیوں کے پیچھے نماز پڑھنے سے روکا گیا ہے آپ فرماتے ہیں کہ:۔

پس یاد رکھو کہ جیسا کہ خدا نے مجھے اطلاع دی ہے تمہارے پر حرام ہے اور قطعی حرام ہے کہ کسی مکفر اور مکذب یا متردد کے پیچھے نماز پڑھو بلکہ چاہیئے کہ تمہارا وہی امام ہو جو تم میں سے ہو۔ اسی کی طرف حدیث بخاری کے ایک پہلو میں اشارہ ہے کہ اما مکم منکم۔ یعنے جب مسیح نازل ہوگا تو تمہیں دوسرے فرقوں کو جو دعوےٰ اسلام کرتے ہیں بکلی ترک کرنا پڑیگا اور تمہارا امام تم میں سے ہوگا پس تم ایسا ہی کرو کیا تم چاہتے ہو کہ خدا کا الزام تمہارے سر پر ہو اور تمہارے عمل حبط ہو جاویں اور تمہیں کچھ خبر نہ ہو جو شخص مجھے دل سے قبول کرتا ہے وہ دل سے اطاعت بھی کرتا ہے اور ہر ایک حال میں مجھے حکم ٹھہراتا ہے اور ہر ایک تنازع کا مجھ سے فیصلہ چاہتا ہے مگر جو شخص مجھے دل سے قبول نہیں کرتا اس میں تم نخوت اور خود پسندی اور خود اختیاری پاؤ گے پس جانو کہ وہ مجھ سے نہیں ہے کیونکہ وہ میری باتوں کو جو خدا سے ملی ہیں عزت سے نہیں دیکھتا اس لئے آسمان پر اس کی عزت نہیں۔"

اب اس عبارت کو غور کرنے سے اوّل تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ جو شخص غیر احمدی کے پیچھے نماز پڑھتا ہے یا غیر احمدیوں سے تعلق رکھتا ہے وہ ایسے فعل کا مرتکب ہوتا ہے جو قطعی حرام ہے دوسرے یہ کہ ہمارے لئے لازمی ہے کہ ہم غیر احمدیوں سے قطعی طور سے الگ رہیں تیسرے یہ کہ جو ایسا نہیں کرتا اس پر خدا کا الزام ہے۔ چوتھے یہ کہ ایسے شخص کے اعمال حبط ہو جاویں گے۔ پانچویں یہ کہ جو حضرت صاحب کا دل سے معتقد ہے وہ آپ کے اس فیصلہ اور دیگر فیصلوں کو مانتا ہے چھٹے یہ کہ جو نہیں مانتا اس کے دل میں خود اختیاری کا مرض ہے اور ساتویں یہ کہ حضرت صاحب ان الفاظ میں کہ وہ مجھ سے نہیں اس سے قطع تعلق کرتے ہیں۔ آٹھویں یہ کہ ایسا کرنے والے کی عزت آسمان پر بھی نہیں کی جائیگی۔ اب باوجود ان فتووں کے ہم کیا کریں اور کس طرح ان لوگوں کے ساتھ شامل ہو جائیں جو ہلاکت کے گڑھے کی طرف ہم کو بلاتے ہیں۔

اب ایک طرف تو خدا کا کلام ہم کو اپنی طرف بلاتا ہے اور دوسری طرف چند لوگ جن کے ایمانوں کا ہم کو کوئی علم نہیں بلکہ وہ صریح طور سے ایک مامور کے مکفر ہیں ہم کو اپنی طرف کھینچتے ہیں پس بہتر ہے۔ کہ ہم خدا کی آواز کو قبول کریں۔ اور جس طرح پہلی دفعہ ہم نے انسانوں پر خدا کے احکام کو مقدم کیا اب کے وہی نمونہ دکھائیں۔ حضرت صاحب خدا سے خبر پاکر فرماتے ہیں کہ مجھے نہ قبول کرنے والوں کو راستباز جاننے والا ان کے پیچھے نماز پڑھنے والا اور ان سے بکلی قطع تعلق نہ کرنے والا شیطان کے پنجہ میں ہے اور آپ پر ایمان نہیں رکھتا اس کے اعمال حبط ہو جائیں گے اور آسمان پر اس کی عزت نہ ہوگی۔ پس ہمارے لئے کیسا خطرناک ابتلا ہے کہ ایک طرف تو ظاہری چین اور امن آرہا ہے دشمنوں کی نظروں میں ایک عزت ہوتی ہے اور شاید گورنمنٹ کی نظروں میں بھی بوجہ گروہ سے تعلق ہو جانے کے زیادہ وقعت پانے کی اُمید ہے اور دوسری طرف خدا کے مامور کا فتوےٰ ہے کہ اگر تم ان سے بکلّی قطع تعلق نہیں کرتے تو پھر تمہارا ہم سے قطع تعلق ہے۔ اگر عاجلہ کو دیکھا جائے تو پہلی بات میں فائدہ ہے لیکن اگر یوم ثقیل کا خیال کیا جائے تو سوائے دوسری بات پر عمل کرنے کے کوئی چارہ نہیں۔ ہم ان لوگوں سے صُلح کرتے ہوئے ان آیات قرآنی کو کہاں چھپا دیں۔ الّذین یتخذون الکافرین اولیا من دون المؤمنین ط۔ أیبتغون عندھم العزۃ فان العزۃ للہ جمیعاً۔ یا ایھا الّذین اٰمنوا لا تتخذوا الکافرین اولیاء من دون المؤمنین ط اتریدون ان تجعلوا للہ علیکم سلطاناً مبینا۔ انّ الّذین یکفرون باللہ ورسلہ۔ ویریدون ان یفرقوا بین اللہ ورسلہ و یقولون نؤمن ببعض ونکفر ببعض ویریدون ان یتخذوا بین ذٰلک سبیلاً۔ اولٰئک ھم الکافرون حقّاً واعتدنا للکافرین عذاباً مھینا۔ اور خصوصیت سے آخری آیت میں تو ہم خاص طور سے اسی گروہ کا ذکر پاتے ہیں جو مدعی ہیں کہ مرزا صاحب کو مسلمان متقی اور راستباز مانتے ہیں لیکن نبی نہیں مانتے اور جو کہتے ہیں کہ نجات ایمان باللہ پر ہے نہ ایمان بالرسل پر اور جن کا خیال ہے کہ رسول اللہ کے انکار کی وجہ سے تو عذاب ہوا بھی لیکن مرزا صاحب کے نہ ماننے کا کوئی حرج نہیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ یہ لوگ جھوٹے ہیں اور پکے کافر ہیں اور اللہ تعالیٰ کے حضور عذاب کے مستحق ہیں اور حضرت صاحب بھی فرماتے ہیں کہ من فرّق بینی وبین المصطفیٰ فما عرفنی وما رأی اور پھر فرمایا ہے کہ من اظلم ممن افتریٰ علی اللہ کذبا او کذب بآیاتہ۔ پس باوجود ان صریح نصوص کے ہم کیوں کر انکار کر دیں اور کہدیں کہ تمام رسولوں کا ماننا ضروری نہیں اور یہ کہ مسیح موعود کا ماننا مدار نجات میں شامل نہیں اگر ہم ایسا کہیں تو ہم بھی اسی گروہ میں شامل ہو جاویں گے جن کی نسبت اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ اولٰئک ھم الکافرون حقّاً واعتدنا للکافرین عذاباً مھینا۔ اور جنکی نسبت فرماتا ہے۔ او کذب بآیاتہ نعوذ باللہ من ذٰلک الکذب والبھتان ونلوذ بفضلہ من ھمزات الشیطان۔

اگر ہم ایسا کریں۔ تو گویا عبد الحکیم مرتد کی پیشگوئی کو پورا کر دیں اور شیطان کے موید بن جاویں کیونکہ اس کی مخالفت بھی اسی بات پر ہوئی تھی اور وہ جماعت سے اسی لئے خارج کیا گیا تھا کہ اس کا دعوےٰ تھا کہ سوائے ان چند مکفرین کے جنہوں نے مخالفت میں زور مارا ہے اور سب لوگ ناجی ہونے چاہیئے اور کفر کا فتوےٰ ان پر نہیں دینا چاہیئے پس ہمارا بھی ایسے ہی اعتقاد رکھنا گویا عبد الحکیم کی پیروی کرنا اور حضرت مسیح موعود کا انکار کرنا ہے۔ اور اسکی شیطانی پیشگوئیوں کو پورا کرنا ہے کہ عنقریب مرزائی مرزا صاحب پر ایمان کو غیر ضروری قرار دیکر باقی تمام فرقوں کو بھی مسلمان قرار دیں گے اور اعمال پر مدار نجات جانیں گے اور ایمان بالرسل کو علیحدہ کر دیں گے پس ان باتوں کا ماننا ہمارے لئے موت ہے اور سلسلہ کی تکذیب

خدا کے فضل سے اسی پر اُمید کرتے ہوئے اور اسی کو اپنا سہارا قرار دیتے ہوئے اور مسیح ناصری کی جماعت کے تجربہ کا فائدہ اٹھاتے ہوئے بڑے شرح صدر کے ساتھ اس بات کا اعلان کرتے ہیں کہ ہم نے خدا کے مامور کو قبول کیا ہے اور اس کے ہر ایک حکم کو مدار نجات یقین کرتے ہیں اس لئے بلا کسی تامل کے کہتے ہیں کہ انا برآؤ منکم ومما تعبدون من دون اللہ۔

اجابتِ لغت

خلیفۃ المسیح ... برادر اکبر علی خان صاحب شاہجہانپوری لکھتے ہیں میں نے کئی نماز و تہجد سنت و نفل ایسی ہیں جن میں حضرت خلیفۃ المسیح کے واسطے دعائیں کی ہیں اللہ کریم قبول کرنے والا ہے۔ دیگر میں نے اور بھی دعائیں کی۔ حضور کی صحت کی خوشی میں ایک سال کے واسطے کسی غیر احمدی کے نام اخبار بدر جاری کرانا چاہتا ہوں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

ناظرین

خواجہ صاحب کا خط

بحضور آقا و مطاع ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ۔ مَیں کیا اور میری بضاعت کیا ۔ بس اسی قدر عرض ہے ۔ کہ بندہ امم تازندہ ام ۔ حضرت امام مغفور علیہ السلام توجہ دعائیں میرے حق میں کرتے تھے ۔ ان کو میرا دل ہی جانتا ہے لیکن اس نخل دعا کی جو امام ہمام علیہ السلام نے لگایا اس کی آبیاری اس کثرت سے آپ نے کی ۔ کہ اللہ تعالےٰ ہی آپ کو اجر دے ۔ اگر حضور کے نصائح میرے لئے نہ ہوں اور دعا نہ ہو تو جو کامیابی ہو رہی ہے وہ میری ہی ہلاکت کا موجب ہو جاوے کیونکہ ذرعونیت اور ہم چیزیں دیگرے نیست کا مرض سب کو لاحق ہے ۔ حضور للہ دعا کریں ۔ کہ خدا تعالیٰ اس خطرناک ٹھوکر سے بچاوے ۔

کوئٹہ کا سفر بحمد اللہ کامیابی سے ختم ہوا ۔ پہلا لیکچر یونیورسٹی پر ہوا ۔ صاحبزادہ آفتاب احمد خان صاحب پر ہماری زندگی اور مشن کا خاص اثر ہوا ۔ اوس نے اعتراف کیا کہ جس طرح میں نے کوئٹہ کا آنا حضور کی منشاء پر رکھا اور نواب وقار الملک کو صاف لکھا کہ حضرت اجازت دیں میرا کوئی اختیار نہیں آفتاب احمد خان نے اعتراف کیا کہ اس کا خاص اثر اصحاب علی گڈھ پر ہوا ۔ صاحبزادہ صاحب نے کہا کہ یہی زبردست ثبوت تمہاری کامیابی اور طاقت کا ہے ۔ کہ تم ایک امام کے ماتحت ہو کاش ! دنیا اس اصول پر چلتی تو کیوں یہ جھگڑے ہر ایک قوم اور انجمن میں ہوتے ۔

کوئٹہ میں بھی میرے پہنچنے سے پہلے سخت مخالفت شروع ہوگئی یعنے بعض مولویان اہل کوئٹہ نے مخالفت کی ۔ بہرحال میں پہنچ ہی گیا ۔ عیدگاہ میں پہلے دن یونیورسٹی پر تقریر ہوئی ۔ کچھ اس قسم کی نصرت اور تائید ربّی ہوئی ۔ کہ سب کے سب مخالف اور مکفر وجد میں سر ہلا رہے تھے ۔ اور مصر ہوئے ۔ کہ وعظ و تقریر کا جلسہ جاری رہے ۔

صاحبزادہ صاحب آفتاب احمد خان نے تو پوری شرافت اور نجابت کا ثبوت دیا ۔ اس نے میری تقریر کے خاتمہ پر نصف گھنٹہ میری تقریر کی تعریف کی اس کے ذیل کے الفاظ خاص کر دکھلاتے ہیں کہ اس شخص میں کس قدر شرافت ہے اس نے کہا جو لیکچر خواجہ صاحب نے دیا یہ دراصل اہل کوئٹہ کو نہیں ۔ بلکہ مجھ کو اور میرے ہمراہیان علی گڈھ کو دیا اور ہم کو سبق دیا ۔ کہ یونیورسٹی کے مضمون پر اس طرح تقریر کرنی چاہی ۔ میرے پہنچنے سے پہلے ایک جلسہ ہو چکا تھا جسمیں صاحبزادہ صاحب نے تقریر کی تھی ۔ میں نے کل یونیورسٹی کی مثال ایک انجن سے دی ہی ۔ جو کل ہماری قوم کے افراد کو گاڑیوں کی طرح کھینچ لے جاویگا ۔ لیکن انجن کو دیکھنے والے بھی دو طرح کے انسان ہوتے ہیں ایک وہ جو باہر انجن کے ہوتے ہیں جو انجن کی صورت شکل اس کی طاقت اور اس کے کام کو باہر سے دیکھکر لوگوں کو جنہوں نے انجن نہ دیکھا ہو اطلاع دیتے ہیں ۔ دوسرا ایک شخص ہے جو انجن کے اندر ہے اس کے کل پرزوں سے اور کلوں سے واقف ہے ۔ اس کی طاقت سے اس کے کام سے آشنا ہے اور انجن کی ماہیت اور حقیقت کو سمجھتا ہے ۔ سو میری اور خواجہ صاحب کی یہ نسبت ہے ۔ ہم سب باہر سے دیکھنے والے ہیں اور خواجہ صاحب انجن کے اندر ہیں ۔ میں نے خود کئی تقریریں یونیورسٹی کے معاملہ پر کیں اور لوگوں سے سنی ۔ لیکن آج خواجہ صاحب کو سن کر پتہ لگا ۔ کہ تقریر کرنے کا حق یہ ہے ۔

یہ صاحبزادہ آفتاب احمد کی ذاتی شرافت کا پتہ دیتا ہے کہ کہاں تک وسعت قلب اس شخص میں ہے ۔

اس کے بعد خدا کا فضل شروع ہوگیا جس امام مسجد نے مخالفت کی تھی اس نے استدعا کی اور ایک تقریر مسجد میں ہوئی اگلے دن رات کو . . . . . قرآن کریم پر لیکچر ہوا ۔ کوئٹہ میں یہ پہلا لیکچر ہے جس نے اہل کوئٹہ میں اس قدر دلچسپی پیدا کر دی ۔ کل ہال معمور تھا ۔ تمام برانڈے پر تھے ۔ اور اگرچہ دسمبر کی سی سردی تھی اور رات کا وقت تھا ۔ لیکن کئی آدمی باہر آسمان تلے کھڑے رہے ۔ کوئٹہ کے ہندو اصحاب تجاب ذالان سے مجھے بہتر نظر آئے وہ اس بات پر مصر ہوئے ۔ کہ پیغمبر اسلام کے متعلق بھی اون کو کچھ سناؤں ۔ جب کتاب کے متعلق سنا ہے ۔ تو صاحب کتاب کے متعلق بھی اون کو واقفیت ہو ۔ چنانچہ جو تھا لیکچر ٹیبونیکل ہال میں ہوا ۔ ہندو صاحبان کثرت سے تھے انہوں نے بہ اتفاق اعتراف کیا کہ اگر ایسا سلسلہ جاری رہے ۔ تو اسلام کے متعلق بہت سارے شکوک رفع ہو جاویں انھوں نے مانا کہ دو دن میں ہماری رائے اسلام کے متعلق بہت کچھ بدل گئی ہے اور ہم اپنے پنڈتوں سے اون امور کی بابت دریافت کریں گے جو میں نے وید کے متعلق کہے اور تسلیم کیا کہ وہ امور بہت وزنی تھے اس کے بعد مسلمانان کوئٹہ مصر ہوئے ۔ کہ کل جمعہ کی نماز میں جامع مسجد میں پڑہوں اور وعظ جمعہ کرکے جاؤں ۔ سبحان اللہ ۔ یہ وہ مسجد ہے ۔ جس میں احمدی کو قدم رکھنے کی مجال نہیں اور آج عام طور پر چرچا ہے ۔ کہ اگر کوئی مسلمان سچے اور با اخلاص ہیں تو احمدی ہیں اور ایک احمدی سے استدعا ہے کہ جمعہ کا وعظ کرکے جاوے ۔ یہی یقین مجھے اس دن تھا ۔ جب حضور کی اجازت سے یہ سلسلہ لیکچر شروع ہوا ۔ کہ کروڑ در کروڑ مسلمان ہماری طرف سے غلط فہمی میں ہیں وہ ہمارے متعلق یہ سمجھے بیٹھے ہیں کہ یہ ہمارا قبلہ اور کعبہ اور پیغمبر اور کتاب اور ہے یہی اہل کوئٹہ کہتے تھے جیسے کہ مجھے صاحبزادہ صاحب سے معلوم ہوا اور اب وہ ہم سے بہتر کسی کو مسلمان سمجھتے ہی نہیں یہی حالت میں نے ہر جگہ دیکھی ہے ۔ برادران اہل اسلام کا قصور کیا یہ تو مولویوں کی ہم پر مہربانی تہی ۔ اور تو اور خود لاہور میں اب رنگ پلٹا ہے جو ان دو ماہ میں برابر لیکچر ہوئے ہیں ۔ اہل لاہور نے اب اعتراف کرنا شروع کیا ہے ۔ کہ کس قدر غلطی ہم کو احمدیوں کے متعلق اور حضرت مرزا صاحب کے متعلق تھی اب وہ ماننے لگ گئے ہیں کہ مرزا صاحب تو فدایان اسلام اور جان نثاران محمدؐ اپنے پیچھے چھوڑ گئے ہیں ۔ کوئٹہ سے آکر لاہور میں لیکچر انجمن میں ہوا وہی انجمن جس کی چار دیواری میں احمدی کو حکم نہیں اور آج بطیب خاطر مدعو کرتے ہیں اور انھوں نے کیا کرنا تھا بلکہ مجبور کرتی تہی ۔ کہ احمدیوں سے ہی جلسہ کو زیب و زینت ہوگی ۔

میں کیا عرض کروں کہ وقت پر کیا نصرت الٰہی تھی ۔ رات کے نو بجے تو لیکچر شروع ہوتا ہے ۔ اور سارے دن کے بعد رات کے وقت خلقت جمع ہوتی ہے اور سامعین میں سے جو ہزاروں تھے ۔ رات کے گیارہ بجے تک ایک انسان ہل کر نہیں جاتا اور سب پر محویت طاری ہے ۔ خلاصہ لیکچر انگریزی والوں کو خطاب تھا کہ قرآن شریف پڑھو ۔ یہ حضور کی بھی خوشی کی خبر ہوگی کہ انگریزی خوان اور ناخواندہ پبلک پر اس کا بہت ہی نیک اثر ہوا ۔ عام طور سے اب چرچا ہے ۔ کہ احمدی جماعت پر اور ان کے مرشد پر مولویوں نے بہت ظلم کیا تہا اور ہم کو دہوکہ میں رکھا تھا ۔

انجمن کا لیکچر دے کر میں بروے مقدمہ کوہاٹ گیا وہاں عمائد کوہاٹ نے پہلے ہی سے انتظام کر رکھا تھا ۔ وہاں دو لیکچر ہوئے ۔ اب کے کوہاٹ میں جو خصوصیت تہی وہ یہ کہ میرے جانے سے آٹھ دن پہلے منفصلات کوہاٹ میں اطلاع دی گئی اور تمام علاقے کے علماء سوا خاص متعصّب علماء کے آگئے عجب شان ایزدی ہے اور وہ بات پوری ہو رہی ہے ۔ کہ ؎

اب تو تھوڑے رہ گئے دجال کہلانے کے دن

سرحدی علاقہ وہاں کے علماء ۔ اور ایک مشہور کٹّے احمدی کی باتیں سنتے خوش ہوتے اور اس کے ساتھ وہی مراسم دست بوسی وغیرہ کے ادا کرتے جو کسی ایسے شخص سے وہ کیا کرتے ہیں جن سے اون کو عقیدتمندی ہو ۔ یہی حالت کوئٹہ میں دیکھی ۔

اللہ تعالےٰ حضور کو سلامت رکھے صحت و عافیت عطا کرے اور وہ دن قریب لائے ۔ جب میں حضور سے قرآن تمام و کمال پڑھ لوں ۔ مولا اب تو کوئی خواہش اور نہیں ۔ بس ایک یہ خواہش ہے کہ خدا تعالےٰ مجھے موجودہ علائق سے فارغ کرے ۔ خدا کی کتاب ہاتھ میں ہو اور کل دنیا سامنے ہو ۔ آمین ۔

کمال الدین

دفتر بدر سے طلب کرو

تبلیغی کارڈ اعلیٰ قسم سو عدد	۸	عقائد احمدیہ	۲
مجموعہ درثمین اردو فارسی		سنت احمدیہ	۴
مجلد	۶	معیار الصادقین	۳
شہادت القرآن	۲	تفسیری نوٹ ۳ پارے	۷
الاستخلاف	۳	مجموعہ فتاویٰ احمدیہ	عصہ
چولہ گورو نانک صاحب	۱	ضرورت زمانہ	۸
ظہور المسیح	۶	کشف الاسرار	۲
سات پارے شیخ یعقوب علی صاحب والے بجائے	۵	ثنائی چکر	۱
		مباحثہ رامپوری	۲
شرائط بیعت ۱۲۵	عصہ	صحیفہ آصفیہ	۲
البرہان الصریح	۱	شری منہ کانک ورتن	۸
حضرت اقدس کی پرانی تحریریں	۱	فتح الدین	۳
کفارہ	۳	مکتوبات احمدیہ جلد	۸
		کتاب الصیام	۱
فرزند علی بجواب ابراہیم	۳		